

Zindagi Ke Musafir novel by Munaza Rajput

Posted On Kitab Nagri

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

زندگی کے مسافر

از منزہ راجپوت

دسمبر کی سردی میں بغیر جرسی اور شال کے وہ ٹیرس پہ بٹھی اپنے آنے والے کل کے بارے میں سوچ رہی تھی ہاتھ میں چائے کا گپکڑے کے اچانک سخت ٹھنڈی ہوا کا جھونکا اس سے ٹکرایا اور اس کے آنکھوں سے دو آنسو گرے اور وہ پھر سے اس ماضی میں کھو گئی جسے وہ یاد نہیں کرنا چاہتی تھی اور دسمبر کی سردی ہوا ہے ہمیشہ اسے اس کا ماضی یاد کرادیا کرتی تھی اور اس کے زخم پھر سے تازہ ہو جایا کرتے تھے۔۔۔۔۔

پر کبھی کبھی ماضی آپ کا کبھی پیچھا نہیں چھوڑتا چاہے آپ اس سے کتنا ہی کیوں نا بھاگ لو۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

راجہ محمد اشرف کی شادی ان کی پھوپھی زاد سے ہوئی تھی اور ان کے دو بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں تینوں بیٹیوں کی شادی ہو چکی تھی اور ان کی بیگم نے اپنے بڑے بیٹے کی شادی اپنی بڑی بہن کی چھوٹی بیٹی پروین سے کر دی چھوٹا بیٹا بھی دسویں جماعت کے امتحان سے فارغ تھا۔۔۔

بڑے بیٹے راجہ صاحب کی شادی کو جسے کسے کر کے اور ان کا اپنی ماں اور بہنوں سے ڈرتے ڈرتے پندرہ سال بیت گئے ان کی تین بیٹیاں اور ایک بیٹا تھا ان پندرہ سالوں میں انہوں نے صرف شروع چند سال ہی ہنسی خوشی گزارے اور راجہ صاحب نے کبھی بھی اپنی بیوی اور بچوں کی ضروریات پوری نہیں کی لیکن راجہ کے باپ اشرف صاحب اپنی پوتیوں سے بہت پیار کرتے تھے اس لئے وہ ہمیشہ اپنی بہو اور اس کی بچیوں کا خیال رکھتے تھے لیکن ان کی بیوی اور بیٹیوں کو یہ بات بالکل پسند نہ تھی راجہ کے والد کا اپنا کاروبار تھا ان کی زندگی بہت آسانی سے گزر رہی تھی لیکن راجہ کی بہنیں اور ماں اسے اپنے پاس رکھتی تھی اور اسے اس کی بیوی کے خلاف کرتی رہتی اشرف صاحب ان سب باتوں کے بارے میں جانتے تھے مگر کچھ کر نہیں سکتے تھے وہ اپنی بیوی اور بچوں کے اگے بے بس تھے لیکن اشرف صاحب کے گھر میں ان کی بیوی اور بیٹیوں نے ان کی بہو کا جینا دو بھر کر دیا تو راجہ صاحب نے اپنی بہو اور اس کے بچوں کو اپنے دوسرے مکان جو کے ان کے گھر کے ساتھ ہی تھا اس میں شفٹ کر دیا تا کہ ان کی بہو اور اس کے بچے ان کی بیوی اور بیٹیوں کے ظلم سے بچ سکیں۔۔۔

راجہ کی ماں نے اسے اپنے پاس رکھ لیا اور اسے کبھی اس کی بچیوں کے پاس نہ جانے دیا اور اس کے دل میں ان کے لیے نفرت پیدا کر دی اور اس کے دل میں نفرت اس قدر بھر گئی کہ پھر راجہ جب بھی اپنے بچوں کو کہیں باہر بھی بھی دکھاتا تو ان سے مہن موڑ لیتا۔۔۔

شادی کے پندرہ سال بعد جب راجہ کی بڑی بیٹی پندرہ سال کی تھی اور دوسری بیٹی بارہ سال کی اور تیسری بیٹی نو سال کی جب کے بیٹا چار سال کا اور راجہ اور اس کی بیوی کے درمیان اختلافات اس قدر بھر گئے کہ اس کے ماں اور بہنوں نے اسے دوسری شادی کا مشورہ دیا جو کہ راجہ نے خوشی خوشی تسلیم کر لیا اور راجہ کے والد کچھ نا کر سکے

راجہ کے والد اشرف صاحب کو اپنے پوتیوں سے بہت پیار تھا پر انھیں اپنی دوسری پوتی منیزے سے بہت پیار تھا۔۔۔۔

راجہ کی ماں اور بہنوں نے راجہ کے لئے دلہن تلاش کرنا شروع کر دی۔۔۔۔

اور پروین ان سب باتوں سے انجان اپنے بچوں کے ساتھ اپنی زندگی بسر کر رہی تھی اس کے پڑوسی بہت اچھے تھے اس لیے اس کا ان کے گھر آنا جانا شروع ہو گیا اس کے پڑوسیوں کے دو بیٹے اور اک بیٹی تھی بیٹی پروین کی چھوٹی بیٹی کی ہم عمر تھی جب کے بڑا بیٹا ارمان بڑی بیٹی سے اک سال چھوٹا تھا اور ان کا دوسرا بیٹا کاشان پروین کی دوسری بیٹی سے اک جماعت پیچھے تھا ان سب بچوں کی آپس میں بہت اچھی دوستی ہو گئی اور پروین کی اپنی پڑوسن سے اس ترھا وہ خوش تھی کہ اس کے بچے بھی خوش ہیں۔۔۔۔

وقت گزرتا گیا اور اس کے بچے اگے بھرتے گئے اور پھر وہ دن آ گیا جو پروین کے لیے قیامت سے کم نہ تھا اس کا شوہر اس کے سامنے تھا وہ اسے دیکھ کے خوش ہوئی لکین اگلے ہی لمحے اس کی بات سن کے اسے لگا کہ کسی نے اس کی سانسیں روک دی ہوں اس کا شوہر اس سے دوسری شادی کی اجازت لینے آیا تھا پہلے تو وہ کچھ نابول سکی لکین اس نے شوہر سے کہا کہ میں تمھے اجازت دے دوں گی پر تم مجھے مرے بچوں سے دور نا کرو ہم اسی گھر

میں رہ لیں گے کبھی تم سے کچھ نہیں مانگیں گے اور بس تم مجھے طلاق کبھی نادینا اور کچھ سوچ کے بعد اس کا شوہر تیار ہو گیا اور ہاں کر دی اور اس پے اتنا احسان کر دیا اور جس کے مطابق راجہ کی بیوی نے اسے دوسری شادی کی اجازت دے دی اور پیر پے سائن کر دیے اور اپنے شوہر کو کہا جاؤ اور اپنی زندگی جی لو اور خود کو اس نے اپنے بچوں کے لیے وقف کرنے کا سوچا۔۔۔ مگر ابھی اس کی زندگی کے امتحان باقی تھے۔۔۔ اور یوں راجہ کی شادی تے ہو گئی راجہ کی بہنوں نے سوچا کے کیوں نا اس کی پہلی بیوی کو اس گھر سے ہی نکل وادیا جائے جو کے ان کے باپ کا تھا اور یہ سوچا کے کہیں وہ دس مرحلے کا مکان ان کا باپ اپنے پوتے کے نام نا کر دیں اس لیے انہوں نے ماں کے کان بھرنے شروع کر دیے اور ان کی ماں نے اپنی بہن کو فون کیا اور اپنی بہو پے جادو اور چوری کے الزام لگا دیے اور اپنی بہن سے کہا کے وہ آکر اپنی بیٹی کو لے جائیں ورنہ ہم اسے دکھے دے کے نکال دیں گے اور یوں شادی سے اک دن پہلے پروین کا بھائی اسے لینے آ گیا اور اسے اپنے ساتھ چلنے کو کہا مگر وہ جانے کو نامانی اور اسی دوران اس کی ساس اپنی بیٹیوں اور خاوند اور بڑے بیٹے کے ساتھ آ گئی اور بہو سے جانے کو کہنے لگی جب پروین کو لگا کے اس کا گھر ٹوٹ رہا ہے تو اس نے اپنی ساس اور سسر کے پاؤں پکڑ لیے اور کہا کے خدا کے لیے مجھے نا نکالو میرے بچے رل جائیں گے اور اس کے سسر نے اسے اٹھاتے ہوئے کہا کے بیٹا تم اپنے بھائی کے ساتھ چلی جاؤ اور اب رلنا اور دکھے کھانا ان بچوں کے مقدر میں لکھ دیا گیا ہے۔۔۔۔

اور سب بچے اپنی ماں کو روتے گڑ گڑاتے دیکھ رہے تھے پر وہ کچھ نہیں کر سکتے تھے اور یہ واقع ان چار بچوں کے ذہن میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چھپ گیا۔۔۔۔

اور یوں پروین اپنے چھوٹے دو بچوں کو لے کر اپنے بھائی کے ساتھ میکے چلی گئی اور اس کی بڑی بیٹی ہو سٹل۔۔۔ جب کے منیزے وہیں کی وہیں رہ گئی یا شاہد اس کی زندگی کا امتحان ابھی باقی تھا۔۔۔۔

دن گزرتے رہے اور راجہ اپنی دوسری بیوی کے ساتھ بہت خوش تھا اور منیزے اپنے دادا کے گھر رہتی تھی جب کے اس کا باپ اپنی دوسری بیوی کے ساتھ الگ گھر میں جس میں پہلے اس کی پہلی بیوی رہتی تھی --- منیزے کی زندگی باپ اور ماں دونوں سے دور رہ کر گزر رہی تھی وہ خود تیسری جماعت کی طلبہ تھی اس کا کچھ وقت دادا کے ساتھ اور باقی کا وقت اپنے ہمسایہ کے گھر ان کے بچوں ارمان اور کاشان کے ساتھ کھیل کے گزر جاتا مہینے میں اک یا دو دن کے لیے بڑی بہن گھر آتی اور واپس چلی جاتی مگر وہ بھی بہن کے لیے کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

وقت پر لگا کے گزر گیا کیوں کے وقت کا کام ہے گزرنا اور وہ گزرنا رہا۔۔۔۔

لیکن منیزے کی زندگی میں صرف اتنی تبدیلی آئی کے اسے اس کی سوتیلی ماں کے پاس منتا کل کر دیا گیا پہلے پہلے تو منیزے صرف اسکول جاتی اور آ کے ارمان اور کاشان کے ساتھ کھیلنے چلی جاتی اور اپنی دوسری ماں سے بات نہیں کرتی اور نا اس کا باپ اس سے بات کرتا وہ گھر میں زیادہ تر چپ رہتی اور پھر اس کی دوسری ماں نے خود ہی اس سے بات کرنا شروع کی کیوں کے اس کی شادی کو سال گزر گیا پر اس کے ہاں کوئی اولاد نا تھی شاہد اسی لیے اس نے منیزے کو اپنی بیٹی بنالیا اور اس سے کافی پیار بھی کیا اور اسے اس کے دادا دادی اور پھوپھیوں کے خلاف کرنا شروع کر دیا اور منیزے اسے اپنی سچی ماں سمجھ بیٹھی اور یوں وہ اسی کی ہو کے رہ گئی اور یوں اس کی دوسری ماں نے اسے سب کے خلاف استعمال کرنا شروع کر دیا اور وہ اسے ماں کا پیار سمجھ بیٹھی اور یہ بھول گئی کے اپنی ماں اپنی ہی ہوتی ہے اور وہ جو پہلے کبھی کبھی اپنی خالہ جو پڑوس میں رہتی تھی وہ اس کی بات ماں سے کروادیتی تھی پھر اس نے نئی ماں کے کہنے پے وہ بھی بند کر دی کیوں کے اس کی دوسری ماں نے اسے اس کی ماں

کے خلاف بھی کر دیا تھا اور وہ منیزے جو پہلے کبھی کسی بڑے سے اونچی آواز میں بات نہیں کرتی تھی کیوں کے اس کی ماں نے اسے یہ ہی سکھایا تھا اب ہر اک سے بتمزی کرتی تھی اور اپنی دوسری ماں کے کہنے پے چوریاں بھی شروح کر چکی تھی اور ادراجہ کی ماں اور بہنے اب اس کی دوسری بیوی کے بھی خلاف ہو گئی تھیں لکین اس دافع راجہ نے اپنی دوسری بیوی کا ساتھ دیا اور راجہ کی دوسری بیوی کو پتا چلا کے اس نے ابھی تک اپنی دوسری بیوی کو طلاق نہیں دی تو اس نے اس پے دباؤ ڈالنا شروع کر دیا اور آخر تنگ آکر اس نے اپنی پہلی بیوی اور منیزے کی ماں کو طلاق دے دی جو کے کسی نے بہت غور سے دکھا اور شاہد اس کی بھی آنکھوں سے آنسو نکلے اسے ہی جیسے راجہ کی آنکھ سے نکلے جو اس کی بیوی کے کمرے سے نکلنے کے بعد اس کی آنکھ سے نکلے۔۔۔۔

شاہد وہ آنسو پچھتاوے کے تھے یا کمزوری کے یہ منیزے نہیں پہچان سکی کیوں کے وہ یہ سب ہوتے اور اب اپنے باپ کو روتے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

وہ کمرے کے باہر کھڑی باپ کو روتا دیکھ رہی تھی اس باپ کو جس نے اسے کبھی اسے پیار کرنا تو دور کبھی بلایا بھی تھا یا نہیں اسے یہ بھی یاد نہیں تھا۔۔۔۔ لکین وہ باپ کو روتا دیکھنا پانی تو ڈرتے ڈرتے باپ کے پاس گئی تا کے انھیں چپ کر اسکے کیوں کے وہ اتنی تو حالات کی وجہ سے بڑی ہو گئی تھی کے اسے سب سمجھ آ رہا تھا۔۔۔۔ جب باپ کے آنسو صاف کرنے کے لیے ہاتھ اگے کیے تو ہاتھ کامپ رہے تھے جسے ہی راجہ نے بیٹی کو دیکھا تو اسے گلے سے لگالیا اور مزید رونے لگا منیزے کو باقی سب سمجھ آ گیا کے اب اس کے ماں اور باپ اسے کبھی اک ساتھ نہیں مل سکتے پر اسے یہ سمجھ پھر بھی نہیں آئی کے

اس کا باپ رو کیوں رہا ہے۔۔۔۔۔ اس دن کے بعد راجہ کبھی کبھی اپنی بیٹی سے بات کر لیتا اور وہ بھی اس بات پے خوش ہو جاتی منیزے کا کام پڑھنے کے علاوہ اپنے دو دوست اور اپنے چاچو کے ساتھ کھیلنا ہوتا اور اس

کے دن گزر رہے تھے منیزے نے بچپن سے لڑکوں کے ساتھ کھیلا جس کی وجہ سے اس میں لڑکوں والی سب عادتیں آگئی اور اس سب میں اس کی دوسری ماں اس پے بظاہر کوئی ظلم نہیں کرتی تھی مگر شاہد وہ مٹھی بن کے اس سے اس کی زندگی چھین رہی تھی اور اس سے سب انجان تھے منیزے خود بھی۔۔۔

اور یوں منیزے پانچویں جماعت میں تھی جب اس کی سوتیلی ماں کے اور اس کی دادی اور پھپھو کے درمیان بہت سخت لڑائی ہوئی جس میں راجہ نے اپنی دوسری بیوی کا ساتھ دیا اور یوں اس نے اپنے ماں باپ کا گھر چھوڑنے کا فیصلہ کیا اور یوں وہ اپنی بیوی کے ساتھ اس کے میکے جا رہا تھا اور منیزے کو نے میں کھڑی اک دفع پھر سے سب دیکھ رہی تھی چپ چاپ اور شاہد اپنے بارے میں کیے جانے والے فیصلے کا انتظار کر رہی تھی اور جب اس کی دوسری ماں نے اسے بھی ساتھ لے جانے کا فیصلہ کیا تو اس کی تو خوشی کا مانو کوئی ٹھیکانا ہی نہ تھا اسے اس وقت دوسری ماں بالکل سگی سے بھی زیادہ اپنی اور اچھی لگی جو اسے ساتھ لے کے جا رہی تھی یوں دو اپنے ماں اور باپ کے ساتھ دوسری ماں کے میکے آگئی اور وہاں بھی سب اس کے ساتھ سہمی سے پیش آرہے تھے مگر یہاں آنے سے اس کا اسکول چھوٹ گیا اور اب یہاں پے اسے گھر کے کام کاج بھی کرنے پر تے اسی دوران منیزے کو اپنی پڑھائی کی فقر ستارہ ہی تھی وہ روز باپ سے کہتی کے اسے اسکول جانا ہے تو وہ کہتا اپنی امی سے کہو اور جب منیزے اپنی دوسری ماں سے کہتی تو وہ اگے سے اسے کہتی کے ابھی تمہارے بابا کی جاب نہیں ہے جب ہوگی تو تمھے اسکول ڈال دوں گی اور تب تک تم گھر کے کام سیکھ لو اور وہ پاگل ماں کے دلاسہ پے خوش ہو جاتی۔۔۔۔

منیزے اس سب میں اپنی ماں اور باقی بہن بھائی کو تو بھول ہی گئی تھی کیوں کے اسے شاہد ہمیشہ سے باپ کی ضرورت تھی اور اسے وہ مل گیا تھا کیوں کے وہ ہمیشہ باپ کے پیار کے لیے ترستی تھی اور آج باپ کا تھوڑا بہت پیار دادا کے اور ماں کے بہت سے اور بے پناہ پیار پے بھاری پڑ گیا تھا۔۔۔۔۔

اس نے ہمیشہ باپ کو تلاش کیا تھا اور وہ اسے مل گیا تھا مگر وہ نہیں جانتی تھی کے اس تلاش میں اس کے ہاتھ زخمی ہو جائیں گے۔۔۔۔۔



ہاتھ زخمی ہوئے تو کچھ اپنی بھی غلطیاں تھیں۔۔۔۔۔
لکیروں کو مٹانے چلے تھے کسی کو پانے کے لیے۔۔۔۔۔

اور منیزے کے چاچو جو کے اس کے بیسٹ فرنڈ بھی تھے جن کے ساتھ وہ سارا سارا دن کرکٹ کھیلتی تھی اور سارا دن ان کے ساتھ کھانا پینا سب تھا اس کا جو اس سے بہت پیار بھی کرتے تھے ان کے کرکٹ میچ دیکھنے کے لیے چاہے کوئی ہونا ہو منیزے اپنے چاچو پلس بیسٹ فرنڈ کا پورا میچ دھوپ اور گرمی میں کھڑے ہو کے دکھتی تھی اور انھیں سپورٹ کرتی تھی اس کے ان چاچو کی شادی فکس ہو گئی اور یہ اسے اس کے بڑی بہن جو کے

شادی کے لیے گھر آئی تو پتا چلا کہ اس کے بہن بھی اس سے دور چلی گئی اس نے دادا سے فون لے کے بابا کو کیا اور ان سے کہا کہ اس کی بات اس کی بہن سے کروادیں تو انہوں نے بات کروادی جب منیزے کو پتا چلا تو اسے دکھ بھی ہوا پر بہن کی بھی بہت یاد آئی اور اس سے کہا کہ تم بھی یہاں آ جاؤ سب بہت اچھے ہیں اور وہ مان گئی اور یوں اس کی دوسری ماں نے بڑی بیٹی سے بات کے اور کچھ ہدایت دینے کے بعد اسے کہا کہ تمہارے بابا آ جائیں گے تمہے لینے تم چھپ کے آ جانا اور اس نے ایسا ہی کیا اور وہ ایک رات جب سب سو رہے تھے دادا دادی کے لیے ایک خط جس میں لکھا تھا کہ وہ اپنے باپ کے پاس جا رہی ہے چھوڑ کے بابا کے ساتھ دوسری امی کے گھر آ گئی اور ساتھ میں کچھ پیسے اور چیزیں جو اسے دوسری امی نے لانے کو کہا تھا چرا کے لے لی اور اتے ہی دوسری ماں نے اس سے سب سامان لے لیا اور پھر کچھ دن بعد ان کی دوسری ماں نے ان کے باپ سے کہا کہ انھیں مدرسے میں چھوڑ دو لیکن منیزے نہیں جانا چاہتی تھیں وہ کسی اچھے اور بڑے اسکول میں پڑھنا چاہتی تھی جسے وہ پہلے پڑتی تھی اور اس لیے منیزے نے ایک دافع پھر باپ کی طرف دیکھا کہ ہو سکتا ہے وہ اسے بچالے پر راجہ نے اک دافع پھر اپنی بیوی کا ساتھ دیا اور دونوں بیٹیوں کو مدرسے میں چھوڑ دیا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ایک لڑکی ہمیشہ زندگی میں صرف ایک مرد پے بھروسہ کرتی ہے کیوں کہ اسے یقین ہوتا ہے کہ وہ اس کا بھروسہ نہیں توڑے گا اور اسے کبھی دو کھا نہیں دے گا اور وہ مرد ہوتا ہے لڑکی کا "باپ"۔۔۔

باپ کے ساتھ جانے پے انھیں پتا چلا کہ ان کی دادی کا انتقال ہو گیا ہے جس کے لیے انھیں دادا کے گھر جانا ہے اور یوں وہ دونوں باپ کے ساتھ دادا کے گھر آ گئیں جہاں پے منیزے کے دادا انھیں دیکھ کے کافی اطمینان میں آگے کے ان کی پوتیاں ٹھیک ہیں پر راجہ کے بہنوں نے راجہ کو جانے کو کہا کیوں کے یہاں آ کے پتا چلا کہ راجہ کی ماں مرنے تک صرف اپنے بیٹے کو یاد کرتی رہی پر وہ نا آیا اور راجہ کی ماں کو اپنے کیے کی سزا مل گئی تھی کیوں کے وہ مرتے دم تک بیٹے کی شکل دیکھنے کو ترستی رہی پر دوسری بہونے اسے شکل بھی نا دیکھنے دی --- اسے یہ سزا اس لیے ملی کیوں کے اس نے اک بے گناہ سے اس کا شوہر اور اس کے بچوں سے ان کا باپ دور کیا اسی لیے خدا نے اس سے اس کا بیٹا دور کر دیا۔۔۔

ہے رلایا جس نے اوروں کو وہ خود بھی چشمے تر رویا۔۔۔

راجہ کی بہنوں نے پہلے کافی ہنگامہ کیا مگر پھر باپ کے کہنے پر سب چپ کر گئیں۔۔۔ اور اسے ماں کا منہ دیکھنے کی اجازت مل گئی۔۔۔

چند دن وہ لوگ وہیں رہے تو منیزے نے سب کچھ اپنے دادا کو بتا دیا اور ان سے کہا کہ مجھے اب واپس بابا کے ساتھ نہیں جانا تو اشرف صاحب نے فیصلہ کیا کہ وہ ان دونوں بچیوں کو بھی ان کی ماں کے پاس چھوڑا ان کے اسی دوران اشرف صاحب نے اپنے سالے سے بات کی جو کے منیزے کے ماں اور باپ دونوں کے ماموں تھے وہ ملک سے باہر رہتے تھے اور ان کے پاکستان والے گھر میں کوئی نہیں رہتا تھا اس لیے انہوں نے اشرف صاحب سے کہا کہ میں ان بچوں کا سب خرچ اٹھاؤں گا اور رہنے کو الگ گھر بھی دوں گا تو اشرف صاحب بھی

مان گے انھیں بس یہی چاہیے تھا وہ تو بس اتنا چاہتے تھے کہ ان کے بیٹے کے بچے اپنی ماں کے ساتھ رہیں اور در بدر کے دکھے ناکھائیں۔۔۔۔

چند دن بعد راجہ کے ماموں پاکستان آئے اور بہن کے گھر آئے تو انہوں نے اشرف صاحب سے کہا کہ یہ بچے آج میری بہن کی وجہ سے رل رہے ہیں اس لیے میں ان کی زمینداری اٹھانا چاہتا ہوں تاکہ اس کی روح کو سکون مل سکے لکین راجہ کو یہ بات ہرگز پسند نہ آئی اس لیے اس نے اپنے ماموں سے کہا کہ وہ اپنے بچوں کو اپنے پاس رکھنا چاہتا ہے مگر منیزے نے جب یہ بات سنی تو اسے وہ سب یاد آیا جو اس کے باپ نے اس کے ساتھ کیا تھا۔۔۔۔

راجہ کے ماموں نے راجہ سے کہا کہ بچیوں کے لیے ماں زیادہ ضروری ہے اور وہ عورت ان کی سوتیلی ماں ہے اس لیے میں انہیں اپنے ساتھ لے کر جاؤں گا۔۔۔ اور دوسری بات اگر تم چاہو تو بچیوں سے پوچھ لو وہ تمہارے ساتھ نہیں جانا چاہتیں اور جب راجہ نے بیٹیوں سے پوچھا تو دونوں نے جانے سے انکار کر دیا تو راجہ نے غصے سے کہا کہ ٹھیک ہے

اگر آج آپ ان لوگوں کو لے کے جا رہے ہیں تو پھر ان کا مجھ سے کبھی کوئی تعلق نہیں ہو گا۔۔۔ اور میں ان سے اپنا نام بھی چھینتا ہوں۔۔۔۔ آج سے یہ بچے میری اولاد نہیں۔۔۔ اب یہ صرف پروین کی اولاد ہیں۔۔۔۔ وہ یہ کہہ کے غصے سے باہر نکل گیا۔۔۔۔

وہ میرے سامنے ہی گیا۔۔۔۔

اور میں راستے کی طرح دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔۔

اور منیزے اور اس کی بہن باپ کو جاتے اور اس کی نفرت کو دیکھتی رہ گئیں۔۔۔۔۔

لیکن منیزے کی سوئی تو ایک جگہ اٹکی ہوئی تھی اس لئے منیزے نے ماں کے پاس جانے سے پہلے اپنے دادا سے پوچھا۔۔۔۔۔

دادا ابو بابا تو مجھ سے اپنا نام بھی چھین کے لے گئے ہیں تو اب میں اپنے نام کے آگے کیا لگاؤں گی۔۔۔؟؟
منیزے کے دادا اس کے اس سوال پر حیران ہوئے۔۔۔۔۔ تو کہنے لگے بیٹا وہ تو بس ویسے ہی کہہ گیا ہے۔
سچ mn اس تھوڑی ہو رہا ہے۔۔۔۔۔

نہی دادا ابو میں بابا کی اجازت کے بغیر ان کا نام کیسے استعمال کر سکتی ہوں۔۔۔؟؟
اچھا بیٹا تم میرا نام لگا لینا۔۔۔۔۔ میرا مطلب ہے تم ہماری ذات لگا لینا۔۔۔۔۔ جیسے میرے نام کے ساتھ راجہ لگتا ہے ویسے تم اپنے نام کے ساتھ راجپوت لگا لینا۔۔۔۔۔

منیزے راجپوت۔۔۔۔۔

انہوں نے تفصیل سے سمجھایا۔۔۔۔۔

جی یہ سہی ہے۔۔۔۔۔ میں آئندہ راجپوت ہی لگاؤں گی جب تک بابا واپس اپنا نام نہی دے دیتے۔۔۔۔۔

منیزے نے جوش سے کہا۔۔۔۔۔

Zindagi Ke Musafir novel by Munaza Rajput

Posted On Kitab Nagri

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

پھر منیزے اور اس کی بہن بھی اپنی امی کے پاس آگئیں۔۔۔ ان کی امی نے اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ اور انھیں ایک اچھا انسان بنایا۔۔۔ اور اپنی پوری زندگی اپنے بچوں کے نام کر دی۔۔۔

عورت اور مرد میں یہی فرق ہوتا ہے۔۔۔

کے ایک مرد دنیا کے لئے سگی اولاد کو چھوڑ دیتا ہے لیکن ایک عورت اپنی اولاد کے لئے ساری دنیا کو چھوڑ دیتی ہے۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ چند سال بعد۔۔۔۔۔

منیزے نے انٹر میں اچھے نمبروں سے کامیابی حاصل کی تھی۔۔۔۔۔

اس کی بڑی بہن سارا کا B.A مکمل ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

اور چھوٹی بہن انانے میٹرک کا امتحان دیا تھا۔۔۔۔۔

جب کے چھوٹا بھائی اسامہ مڈل میں تھا۔۔۔۔۔

منیزے نے ساتھ آگے b.sc میں داخلہ لے لیا تھا اور ساتھ میں ایئر فورس میں اپیلوائے بھی کیا تھا۔۔۔۔۔ کیوں کے وہ فائٹر پائلٹ بننا چاہتی تھی۔۔۔۔۔ اور اس کی امی نے بھی اسے اجازت دے دی کیوں کے انہوں نے کبھی اپنے بچوں کے ساتھ زبردستی نہیں کی تھی۔۔۔۔۔

منیزے ایئر فورس کا ٹیسٹ راولپنڈی میں تھا۔ جب وہ ٹیسٹ دے کے واپس آرہی تھی۔۔۔۔۔ ابھی دروازے کے پاس ہی پہنچی تھی کے اس کے ٹکڑ کسی سے ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ منیزے نے سامنے والے کو دیکھا لیکن شاید سامنے والا جلدی میں تھا اس لئے بغیر منیزے کی طرف دیکھے چلا گیا۔۔۔۔۔ لیکن منیزے نے اس کا چہرہ دیکھ لیا تھا۔۔۔۔۔ اور وہ ایئر فورس کے یونیفارم میں تھا جس سے منیزے کو پتہ چلا کے وہ ایئر فورس کا کوئی افسر تھا۔۔۔۔۔

اس کے جانے کے بعد منیزے کتنی دیر کھڑی سوچتی رہی اسے اسے لگا جیسے وہ اس افسر کو جانتی ہے بہت اچھے سے اور اُس سے اُس کا کوئی رشتہ ہے۔۔۔ لیکن زیادہ وقت نہیں تھا اس لئے جلدی سے نکل گئی۔۔۔

منیزے نے سارے ٹیسٹ کلیئر کر لئے تھے اور اس طرح اس کا سسکشن ایئر فورس GD Pilot 143 میں ہو گیا۔۔۔ اور وہ اپنی ٹریننگ کے لئے تین سال کے لئے رسالپور چلی گئی۔۔۔۔

وہاں شروع میں منیزے کے لئے بہت مشکلات آئیں جن سے گھبرا کے منیزے نے امی سے جب بات کے تو رونے لگی اور کہنے لگی۔۔۔

امی مجھے واپس آنا ہے۔۔۔ یہ سب بہت مشکل ہے مجھ سے نہیں ہو پائے گا۔۔۔

منیزے کی امی نے پہلے اسے پیار سے سمجھایا پر منیزے کے نا سمجھنے پے اسے تھوڑا غصہ ہوئیں اور کہا۔۔۔ دیکھو منیزے تم گئی اپنی مرضی سے تھیں پر اب تم یوں اپنی مرضی سے واپس نہیں آ سکتیں۔۔۔ اور تم کیسے کہہ سکتی ہو کہ تم سے نہیں ہو گا۔۔۔ مینی میری جان دنیا میں کچھ بھی مشکل نہیں ہوتا۔۔۔ اور میری بات سنو تم میرا سر شرم سے جھکانا چاہتی ہو؟؟؟ میں تمھے ایسا ہر گز نہیں کرنے دوں گی۔۔۔ تم یہاں سے صرف میری بیٹی بن کے گئی تھیں پر اب تم پوری نیشن (قوم) کی بیٹی ہو۔۔۔ اور اب تم مجھ سے کبھی بات نا کرنا اور نا اپنی شکل دکھانا جب تک تم پائلٹ بن نا جاؤ۔۔۔ آگئی سمجھ۔۔۔۔

اپنی ماں کے ان لفظوں نے منیزے پے کافی اثر کیا اور وہ اپنے کام میں لگ گئی اور پوری محنت کرنے لگی۔۔۔

جب منیزے کو رسالپور ایک سال گزر گیا تو ایک دن وہ اپنے ہو سٹل جا رہی تھی کہ اس کی زوردار ٹکڑی کسی سے ہوئی۔۔۔ سامنے والا اگر نا تھا متا تو منیزے بہت زور سے گرتی۔۔۔

سامنے والے نے منیزے کو اس کے پاؤں پے کھڑا کیا۔۔۔ اور پوچھا۔۔۔

کیا آپ ٹھیک ہیں میڈم۔۔۔؟؟؟

لیکن منیزے نے کوئی جواب نادیا اور بس اس کے منہ کو دیکھنے لگی۔۔۔

مقابل نے پھر پوچھا۔۔۔ کیا آپ ٹھیک ہیں؟؟

منیزے نے کوئی جواب نادیا بس ایک لفظ کہا۔۔۔

کاشی۔۔۔۔۔!!!

مقابل کو زوردار دھچکا لگا۔۔۔ اور پوچھا

جی کیا کہا آپ نے۔۔۔

منیزے نے کھوے ہوئے انداز میں کہا۔۔۔ کاشی۔

تم کاشی ہونا۔۔۔

کاشان کو پہچانے میں ذرا دیر نا لگی تھی اور بولا۔۔۔

تم منیزے ہونا۔۔۔ خالہ پروین کی بیٹی۔۔۔ اور میری بیسٹ فرنڈ۔۔۔



ہاں وہ کوئی اور نہیں اس کی بچپن کی دوست منیزے ہی تھی۔۔۔۔۔ کیوں کے کاشی کے نام سے صرف وہ کی کاشان کو بلاتی تھی۔۔۔۔۔ پہلے کاشان اس لئے نا پہچان پایا تھا کیوں کے وہ اسے کافی عرصے بعد دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ جب کے منیزے نے دیکھتے ہی پہچان لیا تھا کیوں کے وہ سوشل میڈیا پر اسے ارمان کو دیکھ چکی تھی۔۔۔۔۔ منیزے نے سرہاں میں ہلایا۔۔۔۔۔

وہ بہت خوش تھی کیوں کے سامنے والا کوئی اور نہیں بلکہ اس کا بچپن کا دوست، اس کا سکھ دکھ کا ساتھی کاشان تھا۔۔۔۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کو آمنے سامنے دیکھ کے بہت خوش تھے۔۔۔۔۔

کاشان نے کہا۔۔۔۔۔ منیزے تم ادھر۔۔۔ آئی مین۔۔۔ یہ تم۔۔۔ اس سے اس کے یونیفارم کے طرف اشارہ کرتے ہوئے ٹوٹے پھوٹے سوال کیے۔۔۔۔۔؟؟؟

ہاں میں منیزے راجپوت GDP 143 corse کی کیڈٹ ہوں۔۔۔۔۔ فرسٹ ایئر ہے۔۔۔ اور تم؟؟؟ منیزے نے پوچھا۔

www.kitabnagri.com

میں تمہارا سینئر ہوں۔۔۔۔۔ gdp سیکنڈ ایئر ہے۔۔۔۔۔ کاشان نے کہا۔۔۔

اے اچھا۔۔۔ منی نے جواب دیا۔۔۔ تمہے پتہ ہے ہم پہلے بھی مل چکے ہیں۔۔۔؟؟؟

ارے کب؟؟ کاشان نے حیران ہو کے پوچھا کیوں کے اسے ایسا کچھ یاد نہیں تھا۔۔۔

میں پہلی دفع ٹیسٹ دینے آئی تھی تب تم سے ٹکر ہوئی تھی پر تم جلدی میں تھے لیکن اس وقت سہی پہچان نہی پائی اب یاد آیا ہے۔۔۔

اے اچھا۔۔۔۔۔ کاشان نے کہا

اور سناؤ گھر پے سب کیسے ہیں۔۔۔۔۔؟؟؟ کاشان نے مزید سوال کیا۔۔۔۔۔

سب الحمد للہ بالکل ٹھیک ہیں۔۔۔۔۔

اور تم بتاؤ کیسے ہیں سب گھر میں۔۔۔۔۔ منیز نے اپنا بتا کے اس سے پوچھا۔۔۔۔۔

All good....

کاشان نے جواب دیا اور پوچھا

اچھا باقی سب کیا کر رہے ہیں آج کل۔۔۔۔۔؟؟

سارے نے B.B.A کیا ہے۔ انا اب انٹر میں ہے اور اسامہ اب میٹرک میں ہے۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

اور تم بتاؤ کیا کر رہے ہیں سب۔۔۔۔۔

امان نے BBA کے بعد بزنس، اور چھوٹی وجیہہ انٹر میں۔۔۔۔۔ اور میں یہاں۔۔۔۔۔

ہم اچھا چلو پھر کبھی بات ہوگی مجھے لیٹ ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ منیز نے کہ کے چلی گئی۔۔۔ اور کاشان اسے دیکھتا رہا۔

کاشان کا تیسرا سال تھا اور منیزے کا دوسرا جب کاشان کے پاس اوٹ ہونے کے دن قریب تھے تب کچھ دنوں بعد منیزے کی کاشان سے ملاقات ہوئی۔۔۔ السلام علیکم کاشان نے سلام میں پہل کی۔۔۔ وعلیکم السلام۔۔۔ کاشی کیسے ہو۔۔۔؟؟

منیزے نے پوچھا۔۔۔

میں ہمیشہ کی طرح زبردست اور ایک دم فٹ اینڈ ہینڈ سم۔۔۔ کاشان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ اوہو۔۔۔ زیادہ خوش فہمیاں نہیں ہیں جناب کو اپنے بارے میں۔۔۔ ہینڈ سم اور تم۔۔۔ ہا ہا ہا نا میس جوک۔۔۔ منیزے نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

میڈم لڑکیاں مرتی ہیں پائلٹ کاشان پے۔۔۔ کاشان نے کہا

اوہو ابھی پائلٹ نہیں ہو۔۔۔ ابھی ٹریننگ میں ہو مسٹر۔۔۔ منیزے نے بھی جواب دینے ضروری سمجھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

کوئی نہیں کچھ دنوں میں پاس اوٹ ہو جاؤں گا اس میں کیا۔۔۔؟؟؟

ہم چلو اللہ سب بہتر کرے۔۔۔ آمین منیزے نے دل سے دعا دی۔۔۔

اچھا منیزے اور سناؤ آج کل باقی سب کیا کر رہے ہیں۔۔۔؟؟؟

پتہ نہیں یار میری گھر کبھی بات نہیں ہوئی۔۔۔

کیا۔۔۔؟؟؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔؟؟؟ کاشان نے پوچھا

ہاں امی نے منع کیا ہے پاس اوٹ ہونے سے پہلے گھر آنے اور بات کرنے سے اس لئے اب یہ کیا پوچھنا کیوں۔۔۔؟؟؟

اچھا اچھا نہیں پوچھتا۔۔۔ ویسے مجھے پتہ ہے۔۔۔ اور بتاتا چلوں کے میری خالہ سے بات بھی ہوئی تھی اور ہاں آج کل انا کا داخلہ لاکال میں ہو گیا ہے جب کے اسامہ انٹر کر رہا ہے۔ اور باجی سارا کا رشتہ فکس ہو گئی ہے جب کے شادی تمہاری موجودگی میں ہوگی۔۔۔۔۔ کاشان نے تفصیل سے بتایا

ہم۔۔۔ اب مجھے چلنا چاہیے۔۔۔ منیزے نے بس اتنا ہی کہا اور چلی گئی

اور پھر وہ دن آیا جس دن کاشان نے پاس اوٹ ہونا تھا۔۔۔۔۔ کاشان کو سو رڈ او ف اونر ملی۔۔۔۔۔ اور اس لئے پاس اوٹ ہونے کے بعد منیزے کاشان کو مبارک باد دینے آئی۔۔۔۔۔

ڈیر فرنڈ congrts فور یور سورڈ۔۔۔۔۔ منیزے نے کھلے دل سے مبارک دی۔۔۔۔۔

تھینکس۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

منیزے مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔۔؟؟؟ کاشان نے گھبراتے ہوئے پوچھا

ہم پر مجھے ابھی رمشا کے بھائی بھی پاس اوٹ ہوئے ہیں تو انھیں بھی مبارک دینے جانا ہے تو بعد میں بات کرتے ہیں۔۔۔۔۔ منیزے کی دوست تھی جس کا بھائی بھی پاس اوٹ ہوا تھا۔۔۔۔۔ اور وہ بہانا بنانے کے جانا چاہ رہی تھی

کیوں کے اسے کاشان کچھ مشکوک لگا۔۔۔ کیوں کے کاشان کچھ دنوں سے منیزے کو بہت بدلہ بدلہ لگ رہا تھا۔

منیزے جانے ہی لگی تھی کے کاشان نے ہاتھ پکڑ کے اسے روکا کہ منیزے اگر میں آج نہ کہہ پایا تو زندگی بھر

نہی کہہ پاؤں گا۔۔۔ منیزے I love you ...

میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں اور یہ پیار آج یا کل کا نہیں ہے بلکہ یہ پیار بچپن سے میں تم سے کرتا آیا ہوں اور

آج تک تم سے آگے کبھی کسی کو دلہ ہی نہیں پایا اور نا کسی اور کے بارے میں سوچ سکا ہوں۔۔۔۔

مننو۔۔۔ پلیز اسپیٹ مائے لو۔۔۔۔

کاشان نے ڈرتے ہوئے اظہار کیا۔۔۔ کیوں کے وہ بہت ڈرا ہوا تھا کہ پتہ نہیں منیزے کیسے ری اکٹ کرے گی۔

اور کہیں اسے غلط سمجھ کے دوستی ہی نا ختم کر دے۔۔۔۔۔

منیزے نے بھی یہ بات آسانی سے نوٹ کر لی تھی کہ وہ ڈر رہا ہے کیوں کے وہ اُسے صرف تب مننو بلاتا

تھا جب وہ ڈر رہا ہوتا تھا۔۔۔۔۔

لیکن منیزے نے اس کچھ نہیں کہا۔۔۔۔۔ بس اتنا کہا دیکھو کاشان میرے پاس یہ پیار و یار کے لئے کوئی ٹائم نہیں ہے

اس لئے میں تمہے کوئی جھوٹی تسلی نہیں دوں گی اور نا کوئی منافقت والی بات کروں گی تم سے کیوں کے میں نا

منافقت کرتی ہوں اور نا منافقت کرنے دیتی ہوں۔۔۔۔۔

زندگی سے بڑھ کر اپنے اصول عزیز رکھتا ہوں۔۔۔

میری تربیت میں نہیں شامل کسی منافق کا احترام کرنا۔۔۔۔!!!

مجھے نا اس دنیا میں کسی مرد پے یقین ہی نہیں ہے اور نا میں کسی پے یقین، بھروسہ کرنا چاہتی ہوں۔۔ اور وجہ پوچھنے کی جرت نا کرنا۔۔ اور نا آئندہ ایسی کوئی بات مجھ سے کرنا۔ اس شرط پے ہماری دوستی قائم رہے گی ادھر واٹز stay away from me وہ بس اتنا کہہ کے بری طرح کا شان کے پیار کو کچل کے چلی گئی اور وہ اسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔



وجود اپنا۔۔۔ ناروح اپنی

www.kitabnagri.com

بس اک تماشہ۔۔ زیست ٹھہری۔۔۔!!!

عجب چاہت کے مرحلے ہیں

ناجیت پائے۔۔۔ نا ہار پائے۔۔۔!!!

منیزے کو لگ رہا تھا کہ اس نے ٹھیک کیا ہے اور وہ لحاظ کر گئی ہے کیوں کہ آج اس کا اسپیشل دن تھا اور نہ تو اس کا دل کر رہا تھا دو لگا دے اُسے۔۔۔

لیکن وہ جاتے جاتے شاہد کا شان کو توڑ گئی تھی۔۔۔

اس شخص کی کیفیت تم کیا جانو۔۔۔

جس نے کسی کو ٹوٹ کر چاہا ہو اور پھر اسی کے ہاتھوں ٹوٹ گیا ہو۔۔۔۔۔ !!!

منیزے کے اس جواب کے بعد کا شان ٹوٹ تو گیا تھا لیکن ٹریننگ مکمل ہونے کے بعد اس کی پوسٹنگ میانوالی بیس میں ہو گئی اور وہ اپنی ڈیوٹی پوری ایمانداری سے کرنے لگا۔۔۔۔

جب کے منیزے نے اس لئے انکار کیا تھا کیوں کہ اس میں اب دوبارہ ٹوٹنے یا بکھرنے کی طاقت نہ تھی۔
۔۔ ایک اس کے اپنے باپ کا دو کھا ہی اس کے لئے کافی تھا اور جس کے وجہ سے وہ کسی پے اعتبار نہ کر سکتی تھی

۔۔۔۔

کیوں کہ ایک لڑکی کو زندگی میں صرف۔ ایک مرد پے پورا بھروسہ ہوتا ہے کہ وہ مرد اسے کبھی دو کھا نہی دے گا۔۔۔ اور وہ مرد ہوتا ہے اس کا "باپ"۔۔۔۔

جب کے منیزے اپنے ہی باپ سے دوکھا کھا چکی تھی۔۔۔ اس لیا وہ کاشان پے بھی بھروسہ نہ کر پائی

اداسیاں ہیں بہت، مگر وجہ غم نہیں معلوم۔۔۔

دل پر بوجھ ہے شاہد بکھر گیا ہوں میں۔۔۔۔!!

کاشان آتے ہی ڈیوٹی میں مصروف ہو گیا۔۔۔ اور منیزے بھی اپنی ٹریننگ پورے جوش جذبے سے کر رہی تھی۔۔۔ اس دوران دونوں کی کوئی بات نہیں ہوئی۔۔۔

اور پھر آخر کار وہ دن آیا جس کا منیزے اور اس کی امی کو انتظار تھا۔۔۔ منیزے کے پاس اوٹ ہونے کا دن۔

منیزے کامیابی سے پاس اوٹ ہو گئی۔ جو کے اس کی دن رات کے سخت محنت اور اس کی امی کی دواؤں کا نتیجہ تھا۔۔۔۔ اور پاس اوٹ ہونے کے بعد اپنی امی اور بہن بھائیوں سے ملی۔۔۔ وہ ان سے ملتے ہوئے تھوڑی جذباتی ہو گئی کیوں کہ وہ ان سب کو تین سال بعد دیکھ رہی تھی۔۔۔

لیکن اس نے اپنے جذبات پے آسانی سے قابو پا لیا۔۔۔ کیوں کہ ایئر فورس کی سخت ٹریننگ نے اسے اتنا مضبوط تو بنا دیا تھا۔۔۔۔ اس نے امی سے اور باقی سب سے ملنے کے بعد امی کو کاشان کے بارے میں بتایا اور کچھ بات چھپا گئی۔۔۔

امی آپ کو پتہ ہے کاشان بھی یہاں پے تھا پر وہ ایک سال پہلے پاس اوٹ ہو کے گیا ہے۔۔؟؟
ہاں بیٹا میں جانتی ہوں تمہاری خالہ نے بتایا تھا اور میری اس سے بھی کبھی کبھی بات ہوتی تھی تو اس سے تمہارا
حال پوچھ لیٹی تھی۔۔۔۔

منیزے پاس اوٹ ہونے کے بعد گھر آئی اور پھر کچھ دنوں بعد واپس چلی گئی اس کی پوسٹنگ بھی میانوالی ہوئی
تھی لیکن اس کا یونٹ کاشان سے الگ تھا۔۔۔۔۔

وہاں آ کے اس کی اتفاق سے ایک دن ملاقات کاشان سے ہو گئی۔۔۔۔۔ تو اس نے سلام کیا۔۔۔ السلام علیکم کاشی
۔۔۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔ منیزے کیسی ہو۔۔۔؟؟

کاشان نے فوراً سوال کیا۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

میں بالکل ٹھیک تم سناؤ۔۔۔؟؟ اس نے بھی پوچھا

میں بھی بس ٹھیک ہی ہوں مجھے کیا ہونا ہے۔۔۔ کاشان نے دکھ سے کہا۔۔۔

اگر ایسی ویسی کوئی بھی بات کرنی ہے تو میں چلی جاتی ہوں۔۔۔ منیزے نے اس کے خیال بھا پتے ہوئے کہا۔

۔۔۔

ارے نہی۔۔۔ تم بیٹھو یہاں۔۔ اچھا یہ بتاؤ ساراباجی کی شادی کب ہے۔۔۔؟؟ اس نے بات بڑھانے کے لئے سوال پوچھا۔۔۔

پتہ نہی۔۔۔ پر شاہد اس دافع میری چھٹی پے فائل ہو جائے۔۔۔ منیزے نے جواب دیا

اچھا پھر مجھے بلاؤ گی شادی پے۔۔۔ ہاں ضرور میرا کون سا بل آنا ہے اور ویسے بھی میں سب دوستوں کو بلاؤں گی تو تم کوئی دشمن تو نہی ہو میرے۔۔۔ بلکہ میں خود سب کو انوائٹ کرنے آؤں گی۔۔۔ چاچو لوگوں کو بھی انوائٹ کرنا ہے اس لئے۔۔۔ منیزے نے جواب دیا۔۔۔

اچھا چلو مجھے انتظار رہے گا۔۔۔۔۔ وہ بس اتنا ہی کہہ سکا تھا۔۔۔۔۔

اور پھر چار مہینے بعد منیزے اور کاشان دونوں کو ایک ساتھ چھٹی ملی۔۔۔۔۔ اور وہ دونوں اپنے اپنے گھر کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔۔

منیزے کے گھر پہنچتے ہی سارا کی شادی فکس ہو گئی تھی اور اس لئے شادی سے چار دن پہلے منیزے نے اپنی امی سے کہا امی میں خالہ (کاشان کی امی) اور چاچو لوگوں کو کارڈ دینے خود جاؤں گی ماموں کی گاڑی میں۔۔۔ جو کہ منیزے لوگوں سے چار گھنٹے کے فاصلے پے رہتے تھے۔۔۔۔۔!

انہوں نے پیار سے کہا اچھا بیٹا لیکن جلدی واپس آ جانا۔۔۔۔۔

امی کیا میں ایک کارڈ بابا کو بھی دے سکتی ہوں؟؟۔۔۔

اس نے ڈرتے ہوئے پوچھا کہ کہیں امی کو برانا لگ جائے۔۔۔۔۔

بلکل بیٹا ضرور اور تمہے مجھ سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے اس لئے کیوں کے میرا اور تمہارے باپ کا رشتہ ٹوٹا ہے لیکن تم لوگوں کا رشتہ ہمیشہ قائم رہے گا اپنے باپ کے ساتھ۔۔۔ پروین بیگم نے پیار سے بیٹی کو سمجھایا

ٹھیک ہے امی پر میں یونین فارم میں جاؤں گی تھوڑا کام ہے۔۔۔۔

جب وہ یونین فارم میں باہر نکلی تو منیزے کی امی نے اسے پیار کیا اور کہا میری بیٹی تو بہت پیاری لگ رہی ہے اس یونین فارم میں اللہ بری نظر سے بچائے۔۔۔ مجھے فخر ہے تم پے منیزے۔۔۔۔

i am proud of you my daughte.....

منیزے تم میرا فخر، میرا مان ہوا سے کبھی ٹوٹنے کیا دینا۔۔۔

امی میری خواہش تھی کہ میں آپ کے اور بابا کے منہ سے اپنے لئے یہ لفظ سنوں۔۔۔ اور آج آپ نے کہہ دیا اب بابا ہاتھ ہیں۔۔۔۔

Kitab Nagri

چلو جاؤ بیٹا اللہ سب بہتر کرے گا۔۔۔ اس کی امی نے اسے جھوٹی امید دینے کی بجائے بات ختم کر دی۔۔۔۔

اور پھر وہ تین کارڈ لے کے سفر پر نکال کھڑی ہوئی جو بلکل ایک ساتھ تین گھروں میں اسے دینے تھے۔۔۔ کاشان کے گھر، چچا کے گھر، اور اپنے بابا کے گھر۔۔۔۔۔

منیزے نے پہنچ کے سب سے پہلے چچا کے گھر کا رخ کیا۔۔۔ اور ان سب سے ملنے کے بعد منیزے نے ایک کارڈ چچا اور چچی کے سامنے رکھا رکھا۔۔۔ چچو، چاچی آپ لوگوں کو آنا ہے سارا کی شادی پے اور چاچو اگر آپ نا آئے تو آپ کی اور میری دوستی پکی پکی ختم۔۔۔۔ منیزے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اچھا بھائی اب تو آنا پکا۔۔۔۔ میری بیسٹ فرنڈ آخر بلا رہی ہے۔۔۔۔ اور میں نا آؤں ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔۔ انہوں نے بھی پیار سے کہا کیوں کے انہیں بھی منیزے بہت عزیز تھی۔۔۔۔ اچھا بھائی بیگم کوئی کھانا بناؤ۔۔۔۔ انہوں نے اپنی بیوی سے کہا۔۔۔۔

اور وہ جی اچھا کہہ کے جانے لگیں کے منیزے نے روک لیا۔۔۔۔ ارے نہیں چاچی کھانا پھر کبھی سہی۔۔۔۔ آج کی دعوت خالہ کے گھر ہے وہ پہلے سے کہہ چکی ہیں۔۔۔۔ تو پھر اچھا نہیں لگتا۔۔۔۔ اچھا بابا اس دفع معاف کیا پر اگلی دفع نہیں۔ انہوں نے بھی پیار سے کہا۔۔۔۔

اور ابھی مین جنگ تو لڑنی ہے مجھے تو اب اجازت دیں۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

منیزے بھائی صاحب کو بھی کارڈ دینا ہے۔۔۔۔؟؟

اس کی بات پے چچا نے سوال پوچھا۔

ہاں جی آگے اللہ مالک۔۔۔۔ اس نے کہا

اچھا چلو اللہ سب بہتر کرے گا۔۔۔۔ انشاء اللہ انہوں نے اسے تسلی دی۔۔۔۔

ویسے منیزے یہ یونیفارم تو تم پے بہت بچ رہا ہے۔۔۔۔ ماشاء اللہ۔۔۔۔ اس کے چچا نے پیار سے تعریف کی۔۔۔۔

تھینک یو چاچو۔۔۔۔۔♥

اچھا اب میں چلتی ہوں۔۔۔ اللہ حافظ۔ اور منیزے اپنی اگلی منزل کی طرف بڑھ گئی اور ساتھ والا دروازہ بجایا

۔۔۔۔۔

وہ اپنے بابا سے بہت پیار کرتی تھی اور ان کے اتنے ظلم اور برے سلوک کے باوجود وہ ان سے نفرت نہیں کر سکی تھی اور آج یہی محبت اسے یہاں تک لے آئی تھی۔۔۔۔۔

کسی کو کھو دیا مسکرا کے۔۔۔۔۔

کسی کے لئے بہت روئے ہم۔۔۔۔۔!!!

منیزے کے دروازہ بجاتے ہی دروازہ راجہ نے خود کھولا۔۔۔ سامنے ایئر فورس کے یونیفارم میں موجود لڑکی کو دیکھ کے راجہ حیران ہوا۔ وہ منیزے کو۔۔۔ نہیں پہچان پایا تھا۔۔۔ کیوں کے اس نے بارہ، تیرہ سال سے اپنے بچوں کو کبھی دیکھا ہی نہ تھا۔۔۔ آج اس طرح منیزے کو وہ پہچان نہ پایا۔۔۔ اور پوچھا۔۔۔۔۔

جی آپ کون۔۔۔۔۔؟؟؟

منوزے کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئی تھیں لیکن اس نے اپنے بابا سے کہا۔۔۔ میں ایئر فورس کی آفیسر منیزے راجپوت ہوں بابا۔۔۔۔۔۔۔

پہلے تو راجہ حیران ہوا اور مسکرا کے بس اتنا کہا۔۔۔ میری بیٹی منیزے۔۔۔ کے پیچھے سے اس کی بیوی آئی اور پوچھا۔۔۔ یہ کون ہے۔۔۔؟؟؟

راجہ کے تیور ایک دم سخت ہو گئے اور بولا۔۔۔ یہ منیزے ہے۔۔۔۔۔

اس کی بیوی فوراً منیزے پے بھڑکی۔۔۔ اب یہاں کیا لینے آئی ہو لڑکی۔۔۔ کیا اپنے باپ کو مزید بدنام کرنا ہے۔۔۔ پہلے بھی تم لوگ ہماری عزت خراب کر کے چلی گئی تھیں۔۔۔ منیزے کی سوتیلی ماں نے جان بوجھ کے راجہ کو بھڑکانے کے لئے کہا۔۔۔ اور وہی ہوا۔۔۔

راجہ بھی بھڑک گیا۔۔۔ اور منیزے سے مخاطب ہوا۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔ کیا لینے آئی ہو یہاں میری بچی کچی عزت کو نیلم کرنا چاہتی ہو۔۔۔؟؟

نہی بابا ایسی کوئی بات نہیں ہے میں تو بس۔۔۔۔۔

راجہ نے منیزے کی بات کاٹ کے کہا۔۔۔ مت کہو مجھے بابا۔۔۔ نہیں ہوں میں تمہارا باپ۔۔۔ اس دن تم اپنے باپ سے ہر رشتہ ختم کر کے اپنی ماں کے پاس گئی تھی۔۔۔ اس اب تم میری کچھ نہیں لگتی۔۔۔ تم صرف اپنی ماں کی اولاد ہو۔۔۔۔۔

منیزے جو بڑے چاہ سے آئی تھی کے باپ کا پیار ملے گا۔۔۔ اور اس یونیفارم میں دیکھ کے باپ گلے سے لگا لے گا۔۔۔ لیکن یہاں سب الٹ تھا۔۔۔ اس لئے وہ حیران تھی۔۔۔ تو بولی۔۔۔

آپ میری بات سنے۔۔۔ میں یہاں کچھ ایسا نہیں کرنے آئی جیسا آپ۔ سمجھ رہے ہیں۔۔۔۔۔ کیوں کے یہ میری تربیت میں شامل۔ نہیں۔۔۔۔۔ اور رہی باتمیرے یہاں آنے کی تو میں آپ کو یہ کارڈ دینے آئی تھی۔۔۔ اس نے کارڈ آگے کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

یہ سارا کی شادی کا کارڈ ہے۔۔۔۔۔ اور آپ سے درخواست ہے کے آپ ضرور آئیے گا۔۔۔۔۔ کیوں کے خون کے رشتے کبھی نہیں ٹوٹتے۔۔۔ آپ کے یا میرے چاہنے سے بھی۔۔۔۔۔ پلیز وہ آپ کی اور امی کی دواؤں میں رخصت ہونا چاہتی ہے۔۔۔ اس کے حصے کی آخری اور پہلی دعا اسے دینے ضرور آئیے گا۔۔۔ ایک آخری دعا اس کے لئے بھی بچا کے رکھ لیں۔۔۔۔۔ یہ کہ کے منیزے خاموش ہو گئی تھی۔۔۔

میں کبھی نہیں آؤں گا تم یہ بات یاد رکھنا میری۔۔۔ کیوں کے تم لوگ میری کچھ نہیں لگتیں۔۔۔ اور نامیرا تم۔۔۔۔۔ لوگوں سے کوئی رشتہ ہے۔۔۔۔۔ تم لوگوں کو اپنی اولاد کہنے میں مجھے شرم محسوس ہوتی ہے۔۔۔۔۔ راجہ نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

معافی چاہتی ہوں اس بات کے لئے کے آپ کو ہمیں اولاد کہنے میں شرم محسوس ہوتی ہے۔۔۔ جب کے میرا خواب تھا کے میں آپ کے اور امی کے منہ سے سنا چاہتی تھی کے آپ دونوں کو مجھ پے فخر ہے۔۔۔ لیکن۔۔۔۔۔ منیزے کے کچھ اور بولنے سے پہلے راجہ نے کہا۔۔۔۔۔

میں ایسا کبھی نہیں کہوں گا کیوں کے تم جیسی بیٹیاں سر شرم سے جھکا تو سکتی ہیں فخر سے بلند نہیں کر سکتیں۔۔۔۔۔ باپ کے یہ الفاظ سن کے منیزے کو ایسا لگا جیسے کسی نے اس کی روح تک کو چھلنی کر دیا ہو۔۔۔ اور پھر ہمت کر کے بولی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ لیکن آج میرا "منیزے راجپوت" کا بھی آپ سے وعدہ ہے کہ ایک دن آئیے گا جب دنیا کو فخر ہو گا آپ پے اور پوری دنیا آپ کو عزت دے گی اور کہے گی کہ آپ میرے بابا ہیں اس لئے آپ عظیم بابا ہیں۔۔۔ تب آپ کو مجھ پے ضرور فخر ہو گا۔۔۔

میں چلتی ہوں۔۔۔ ہو سکے تو شادی پے ضرور آئیے گا۔۔۔ راجہ محمد جمیل صاحب۔۔۔ منیزے کارڈ میز پے رکھ کے یہ کہہ کے چلی گئی۔۔۔

اور باہر آ کے فوراً اپنی گاڑی میں بیٹھ گئی تاکہ تھوڑی دیر خود کو نارمل کر سکے کیوں کہ باپ کے اس نفرت زدہ راویے نے اسے بہت دکھ پہنچایا تھا لیکن وہ اپنا دکھ کسی کے سامنے ظاہر نہیں ہونے دینا چاہتی تھی۔۔۔ کیوں کہ اب اسے کاشان کے گھر بھی جانا تھا جو اس کے بابا کے ساتھ والا گھر تھا۔۔۔ اور وہ نہیں چاہتی تھی کہ انھیں کچھ بھی پتہ چلے۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ خود کو نارمل کر چکی تھی اس لئے گاڑی سے اتر کے کاشان لوگوں کے گھر کا دروازہ بجایا۔۔۔۔۔

دروازہ کاشان نے ہی کھولا تھا۔۔۔ وہ منیزے کو دیکھ کے خوش ہی گیا تھا۔۔۔۔۔

منیزے تم یہاں۔۔۔؟؟؟ اس نے خوشی اور جوش میں سوال پوچھا۔۔۔

کیوں میں یہاں نہیں آسکتی۔۔۔ یہ میری خالہ کا گھر ہے اور۔۔۔ میرے ارمان بھائی کا بھی۔۔۔ سو مسٹر آپ کو کوئی مسئلہ ہے۔۔۔؟؟ اس نے مصنوعی سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

ارے نہیں نہیں جب مرضی آؤ تمہارا اپنا گھر ہے۔۔۔

کاشان نے بھی خلوص سے کہا۔۔۔۔

اچھا تو پھر کاشی تم مجھے اندر بلاؤ گے یا میں واپس چلی جاؤں۔۔۔۔ منیزے نے اسے کھڑے دیکھتے ہوئے کہا۔
۔۔۔ کیوں کے وہ اسے اندر آنے کا نہیں کہہ رہا تھا۔۔۔۔

اے سوری یار مجھے خیال ہی نہیں رہا۔۔۔ تم آؤ اندر امی بھی تمہے دیکھ کے بہت خوش ہوں گی۔۔۔۔
کاشان اسے اندر لے آیا۔۔۔۔۔

منیزے اور کاشان اندر آئے تو سب لاؤنج میں بیٹھے تھے۔۔۔۔

منیزے نے اندر آ کے سب کو اونچی آواز میں سلام کیا۔۔۔ السلام علیکم۔۔۔ ایوری ون۔۔۔۔۔

خالہ۔۔ نے کھڑے ہو کے منیزے کو پیار کیا اور اسے گلے سے لگایا۔۔۔۔۔ خالہ اور ارمان سے ملنے کے بعد
منیزے سے خالہ نے پوچھا۔۔۔۔

کیسی ہو خالہ کی جان۔۔۔۔۔؟؟ تم نے تو کبھی ہمیں یاد نہیں کیا پر میں نے تمہے بہت یاد کیا تھا۔۔۔۔

میں بالکل ٹھیک ہوں خالہ۔۔۔ آپ سنائیں کیسی ہیں۔۔۔؟؟ اور میں نے بھی آپ۔ کو بہت مس کیا ہے خالہ
۔۔۔ سچی۔۔۔۔

منیزے نے خالہ کا پیار دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہم بھی ٹھیک ہیں بیٹا۔۔۔ اور سناؤ گھر سب ٹھیک ہیں۔۔۔۔۔؟؟؟

Zindagi Ke Musafir novel by Munaza Rajput

Posted On Kitab Nagri

جی خالہ سب ایک دم فٹ ہے۔۔۔۔۔ بلکہ میں تو آپ لوگوں کو سارا کی شادی کا کارڈ دینے آئی ہوں۔۔۔۔۔ اور آپ سب نے ضرور آنا ہے۔۔۔۔۔

منیزے نے کارڈ آگے کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا ہم ضرور آئیں گے۔۔۔ انشاء اللہ۔۔۔۔۔ خالہ نے کارڈ تھامتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اچھا بیٹا تم لوگ باتیں کروں میں آتی ہوں۔۔۔ اور وہ اٹھ کے چلی گئیں۔۔۔۔۔

اور سناؤ منیزے کیا حال چل

اور سناؤ منیزے کیا حال چل رہے ہیں آج کل۔۔۔؟؟

ویسے یہ یونیفارم تو تم پے بہت اچھا لگ رہا ہے۔۔۔۔۔

ارمان نے اپنائیت سے کہا۔۔۔۔۔

تھینک یو مان بھائی۔۔۔۔۔ اور آج کل بس ٹھیک ہی ہے سب۔۔۔۔۔ اسے چھوڑیں آپ بتائیں۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

ابھی منیزے بات کر رہی تھی لے کاشان نے اس کی بات کاٹ کے اُس سے پوچھا۔۔۔۔۔

منیزے تم یونیفارم میں کیوں آئی ہو۔۔۔۔۔؟؟ تمہارے پاس کیا اور کپڑے نہیں ہیں۔۔۔۔۔ کاشان نے دانت نکال کے اُس کی ٹانگ کھینچتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ ویری فنی۔۔۔۔۔ کاشی کے بچے زیادہ شوخا ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔ مجھے کام تھا اس لئے آئی

سمجھ اور اب یہ نا پوچھنا کے کیا کام تھا کیوں کے میں ہر گز تمہے نہیں بتانے والی۔۔۔۔۔ آئی سمجھ۔۔۔۔۔

منیزے نے بدلہ لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اگر پوچھ لوں تو۔۔؟؟ کاشان نے منیزے کو زچ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تو میں تمہارا سر پھاڑ دوں گی۔۔۔۔۔

اگر میں پھر بھومندنا رکھوں تو۔۔۔۔ کاشان نے جان بوجھ کے منیزے کو مزید زچ کیا۔۔۔۔

اپنا منہ تم بند رکھو کاشی کے بچے کہیں میرے ہاتھوں ضائع نہ ہو جانا۔۔۔۔۔

اے ہوس منیزے ابھی میری شادی نہیں ہوئی تو بچے کہاں سے آگئے۔۔۔۔ کاشان نے آنکھ مارتے ہوئے منیزے سے کہا۔۔۔۔۔

کاشی۔۔۔۔ منیزے نے ابھی اتنا ہی کہا تھا۔۔۔۔ کے ارمان نے دونوں کو روک دیا۔۔۔۔ اس سے پہلے کے ان کی لڑائی مزید بڑھتی اور وہ جو کب سے چپ بیٹھا تھا۔۔۔۔ بولا۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

چپ ایک دم چپ دونوں۔۔۔۔۔ مجھے کسی کی آواز نا آئے اب۔۔۔۔ ارمان نے اونچی آواز میں کہا۔۔۔۔ تو ان دونوں کی زبانوں کو بریک لگی۔

۔۔۔۔۔

ہاں ارمان بھائی اسے دیکھیں ناکب سے مجھے تنگ کر رہا ہے۔۔۔۔ منیزے نے فوراً معصوم شکل بنا کے ارمان سے کہا۔۔۔۔۔

کاشان اگر اب تم نے میری بہن کو۔ کچھ کہا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ تم اپنی ڈیوٹی پے سینئر ہو گے اس۔ کے ادھر نہیں۔۔۔۔۔ ارمان نے بھی منیزے کی سائیڈ لی۔۔۔۔۔

واہ بھائی وہ تو آپ سے اور آپ کی اس معصوم بہن سے زیادہ برا اور کوئی ہو بھی نہیں سکتا۔۔۔۔۔ کاشان نے دکھی منہ بنا کے کہا۔۔۔۔۔

اوے خبردار میرے مان بھائی کو برا کہا تو۔۔۔۔۔

منیزے نے انگلی دکھاتے ہوئے کاشان سے کہا۔۔۔۔۔

اچھا۔۔۔۔۔ منیزے یہ تم پے زیادہ روعب تو نہیں جھاڑتا اور سینئر ہونے کا فائدہ اٹھا کے تم سے اپنی باتیں تو نہیں۔ منواتا۔۔۔۔۔ ارمان نے مزید کہا۔۔۔۔۔

ارے نہیں مان بھائی اس۔ کی۔ اتنی جرت۔۔۔۔۔ آپ کی بہن اتنی کمزور نہیں ہے۔۔۔۔۔

ہن اتنی یہ فرما بردار کے میری۔ بات مان جائے۔۔۔۔۔ کاشان نے اس کے انکار کو یاد کر کے سیریس ہو کے کہا۔۔۔۔۔

منیزے کو۔ سمجھ آگئی تھی اس لئے فوراً بات بدل دی۔۔۔۔۔

اچھا کاشان مجھے تم سے ایک کام ہے۔۔۔۔۔ !!!

تو اپنے کام بھی اپنے اس مان بھائی سے کرواؤ نا۔۔۔۔۔ کاشان نے منہ بنا کے کہا۔۔۔۔۔

وہ یہ تو بڑی بندے ہیں اور تم فارغ ہو آج کل اس لیے۔۔۔۔۔ یار سیریس ہو کے سنو۔۔۔۔۔ منیزے نے سنجیدہ ہو کے کہا۔۔۔۔۔

جی حکم میڈم۔۔۔۔۔ فرمیں۔۔۔۔۔

کاشی۔۔۔۔۔ منیزے نے کہا۔۔۔۔۔

اچھا یار بتاؤ۔۔۔۔۔ کاشان نے سنجیدہ ہو کے کہا۔۔۔۔۔

یار میں نے اسلام آباد بحر یہ ٹاؤن میں ایک گھر دیکھا ہوا ہے سب کچھ فائنل ہو گیا ہے بس صرف پیسے ٹرانسفر کرنے ہیں اور پیپر ز وہاں سے لینے ہیں تو اس کے لئے وہاں جانا پڑے گا اس لئے پلیز تم جب شادی پے آؤ تو وہاں سے ہوتے ہوئے آ جانا کیوں کے میں سارا کی شادی پے امی کو گفٹ کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔

پلیز۔۔۔۔۔ میرا جانا پوسٹل نہیں ہے اس لئے۔۔۔۔۔ میں تمہے ساری ڈیٹیلز بیچھ دوں گی۔۔۔۔۔

منیزے نے تفصیل سے بتایا۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔۔ تم مجھے سب ڈیٹیلز بیچھ دینا سب ہو جائے گا میڈم۔۔۔۔۔

تھینک یو۔۔۔۔۔ منیزے نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اور پھر سب نے مل کے سکون سے کھانا کھایا، یہاں آ کے منیزے کا درد تھوڑا کم ہو گیا تھا، پروہ یہ سوچ رہی تھی کہ کیسے یہ پرانے لوگ اتنے اچھے سے اس سے پیش آرہے تھے اور ایک اس کا اپنا باپ تھا۔۔۔۔۔

اور پھر منیزے واپس روانہ ہو گئی۔۔۔۔۔

منیزے واپس آئی تو اس کی خالہ اپنے بیٹے کے ساتھ آئی ہوئی تھیں۔۔۔۔ جو کے کینیڈا میں ہوتی تھیں سارا کی شادی کے لئے پاکستان آئی ہوئی تھیں۔۔۔۔ ان کا ایک بیٹا عبدال حنان تھا، وہ بھی پاکستان آیا ہوا تھا منیزے سب سے مل کے اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

وہ دروازہ بند کر کے بیٹھی اپنے باپ کی ستم ظرفی کے بارے میں سوچ رہی تھی، اس کی آنکھ سے دو آنسو اس کے دامن کو بھیگو گئیں۔۔۔۔۔

دروازہ بجاتو منیزے نے آنسو پوٹنے کے دروازہ کھولا۔۔۔۔ سامنے اس کی امی تھیں۔۔۔۔

بیٹا تمہاری طبیعت ٹھیک ہے۔۔۔؟؟ ماں نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔ حالاں کے وہ اس کے درد سے واقف تھیں۔۔۔

جی امی میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔

اچھا بیٹا اور سب ٹھیک تھے وہاں۔۔۔؟؟ انہوں نے مزید پوچھا

www.kitabnagri.com

جی۔ منیزے اتنا ہی کہہ سکی تھی۔۔۔۔

امی بابا کے بارے میں نہیں پوچھیں گی آپ۔۔۔؟؟ منیزے نے ماں سے کہا۔۔۔

ارے نہیں بیٹا وہ تمہارا اور تمہارے بابا کا پرسنل ہے میں نہیں پوچھوں گی تم سے۔۔۔۔

ماں کے یہ الفاظ سن کے منیزے رونے لگی اور ماں کے گلے لگ گئی۔۔۔۔ اور بولی

امی بابا نے کہا کہ انھیں شرم آتی ہے مجھے اپنی بیٹی کہنے میں۔۔۔۔

اچھا تم ریسٹ کر لو اور پھر باہر آؤ بہت سے کام باقی ہیں ابھی تمہاری بہن کی شادی ہے۔۔۔ انہوں نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

منیزے ماں کو پریشان دیکھ کے مسکرا کے بولی اچھا پ جاس میں تھوڑی دیر میں آتی ہوں۔۔۔۔۔

اوکے بیٹا۔۔۔۔۔ کہہ کے اس کی امی چلی گئی

اور وہ اپنے درد سے لڑنے لگی۔۔۔۔۔

وہ اپنے باپ کو اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو مٹاکے پانا چاہتی تھی لیکن شاید وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ ان لکیروں کو مٹانے میں اس کے ہاتھ زخمی ہو جائیں گے۔۔۔۔۔

ہاتھ زخمی ہوئے تو کچھ اپنی بھی غلطیاں تھیں۔۔۔

لکیروں کو مٹانے چلے تھی کسی کو پانے کے لئے۔۔۔!!!

سارا کی شادی خیر سے ہو گئی۔۔۔ سب ولیمے میں جانے کے لئے تیار ہو رہے تھے۔۔۔ منیزے بلیو کلر کی میکسی جس پے سلور کام ہوا تھا، ساتھ تھوڑا تھوڑا میک اپ کیے بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

وہ تیار ہو کے باہر آئی تو سب جمع تھے سوائے کاشان کے۔۔۔

یہ کاشان پتہ نہیں عورتوں کی طرح اتنی دیر کیوں لگاتا ہے۔۔۔ خالہ نے کہا (کاشان کی امی)
ارے خالہ اپ لوگ ہال جائیں میں اسے لے کے آتی ہوں ویسے بھی مجھے اس سے تھوڑا کام بھی ہے۔
۔۔۔ منیزے نے کہا

اچھا چلو بیٹا تم لوگ بھی جلدی پہنچ جانا۔۔۔ خالہ نے نصیحت کی۔۔۔۔
سب چلے گئے اور منیزے گیسٹ روم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔ جہاں سے اسے کاشان کو بلانا تھا۔۔۔
منیزے نے دروازہ نوک کیا۔۔۔
جی آجائیں۔۔۔ کاشان نے آواز لگائی۔۔۔

کاشی کے بچے جلدی کرو۔۔۔ کیا اتنی دیر لگا رہے ہو لڑکیوں کی طرح۔۔۔ منیزے نے اندر آتے ہوئے کہا
کاشان جو آئینے کے سامنے کھڑا ٹائی لگا رہا تھا منیزے کے کہنے پر ہاتھ روک۔۔۔ اسے دیکھنے لگا۔۔۔
کاشی۔۔۔ منیزے نے اسے پکارا لیکن کوئی جواب نہیں آیا۔۔۔ وہ جو منیزے کو دیکھنے میں مصروف تھا منیزے
کے چٹکی کاٹنے پر ہوش میں آیا۔۔۔۔
آہ۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔

کچھ نہیں چلو چلیں۔۔۔ دیر ہو رہی ہے۔۔۔ اور ہاں وہ پیپر ز کدھر ہیں؟؟؟ منیزے نے گھر کے پیپر ز اس سے
مانگے۔۔۔

ہاں یہ رہے۔۔۔۔۔ کاشان نے پیپر کی فائل دراز سے نکال کے منیزے کے ہاتھ میں دی۔۔۔۔۔

ہم سہی چلو اب۔۔۔۔۔ منیزے نے فائل دیکھتے ہوئے کہا

وہ دونوں ہال میں داخل ہوئے تو کاشان نے منیزے کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ ویسے یار آج تو تم بہت اچھی لگ رہی ہو۔۔۔۔۔

تھینک یو۔۔۔۔۔ لگ تو تم بھی اچھے رہے ہو پر یہ بلیو کیا میری نکل کر کے پہنا ہے۔۔۔۔۔؟؟

کاشان نے بھی بلیو ہی تھری پیس پہنا ہوا تھا، اس لئے منیزے نے کہا۔۔۔۔۔

ارے نہی یار کدھر کوئی بس قدرتی ہو گیا، دیکھو قدرت بھی ہمیں ملوانا چاہتی ہے۔۔۔۔۔
زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہی آئی سمجھ،

تم فری ہونے کب دیتی ہو یار۔۔۔۔۔ کاشان نے کہا

کچھ کہے بغیر منیزے وہاں سے واک اوٹ کر گئی۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

منیزے نے اسٹیج پے آ کے سب کو مخاطب کیا۔۔۔۔۔

اٹینشن پلیز اوری ون۔۔۔۔۔

آج کے اس خوبصورت دن میں اپنی امی کو کچھ دینا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔

اس نے آگے آگے فائل امی کے ہاتھ میں تھما دی۔ امی یہ گھر کے پیپر زہیں جو میں نے اسلام آباد میں اپ کے لئے اپنی ذاتی کمائی سے لیا ہے۔۔۔۔۔ یہ آج سے اپ کا ہے۔۔۔۔۔ منیزے نے پیار سے ماں کو کہا۔۔۔۔۔
اس کی امی کی آنکھ میں آنسو آگئے۔ تو منیزے نے ان کے آنسو پوٹھنے کے انھیں گلے سے لگا لیا۔۔۔۔۔
اچھا اب رونا نہیں ہے۔۔۔۔۔

سارا نے ماحول کو خوشگوار کرنے کے لئے کہا۔۔۔۔۔

منیزے شادی میری ہے تو میرا گفٹ۔۔۔۔۔

یار میری دعائیں تمہارے لئے ہیں۔۔۔۔۔ منیزے نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

نہی جی مجھے بھی گفٹ چاہیے میرا۔۔۔ اس نے پھر کہا

اچھا بھائی دیتی ہوں، کاشان وہ گفٹ پکڑاؤ جو میں نے تمہے دیا تھا۔۔۔ اس نے کاشان سے کہا

سارا نے گفٹ کھولا تو وہ ایک بڑی سی فوٹو فریم تھی جس میں سب کی بہت سی چھوٹی چھوٹی تصویریں لگی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔ وہ منیزے اور کاشان نے مل کے سارا کے لئے تیار کی تھی۔۔۔۔۔

واہ یار زبردست۔۔۔ تھینک یو۔۔۔ سارا نے جوش سے کہا

ویکرم۔۔۔ ویسے یہ بنانے میں کاشان نے بھی میری ہیلپ کی تھی۔۔۔ منیزے نے کہا

اے تھینک یو بوتھ۔۔۔ سارا نے مسکراتے ہوئے کہا

ولیکم سارا باجی۔۔۔ کاشان نے بھی کہا

پر پلان اور پیسے میرے تھے۔۔۔ منیزے نے مزید کہا۔۔۔

ہا ہا ہا۔۔۔ اچھا بابا تھینک یو سو میچ۔۔۔ سارا نے مزید کہا۔۔۔

ولیمہ سے سب گھر آچکے تھے اور منیزے اپنے کمرے میں جا رہی تھی کہ اسے سامنے سے آتے ہوئے عبدل حنان نے روک لیا۔۔۔

منیزے روکو۔۔۔!!!

جی۔۔۔ منیزے نے رک کے جواب دیا۔

مجھے تم سے بات کرنی ہے؟؟ اس نے کہا

مجھے بھی تم سے بات کرنی ہے۔۔۔ لیکن ہم تم بولو۔۔۔ منیزے نے کہا۔۔۔

یہاں نہیں آؤ کہیں بیٹھ کے بات کر لیں۔۔۔ حنان نے یوں کھڑے ہوئے بات کرنے پے کہا۔۔۔

تو کہ ہر بیٹھیں۔۔۔؟؟ پر میں پلیز پہلے چیئنج کر لوں منیزے نے کپڑوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اوکے۔۔۔ پھر شام کی چائے ایک ساتھ چھت پے پیتے ہیں۔۔۔

اوکے۔۔۔ منیزے اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔۔۔

Zindagi Ke Musafir novel by Munaza Rajput

Posted On Kitab Nagri

لیکن ان دونوں کے یہ باتیں وہاں سے جاتے ہوئے کاشان سے بھی دکھی دل سے سنی تھی۔۔۔ کیوں کے اسے اس کی امی سے پتہ چلا تھا کہ منیزے اور حنان کے رشتے کی بات چال رہی ہے۔۔ اور منیزے نے اپنی امی سے سوچنے کا وقت منگا ہے۔۔۔۔

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

www.kitabnagri.com

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

شام میں منیزے چھت پے گئی تو حنان پہلے سے اس کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

ہم بولو۔۔۔ منیزے نے کہا۔۔۔

منیزے تم سے خالہ نے کوئی بات کی ہے۔۔۔؟؟؟

ہاں کی ہے اور اسی بارے میں مجھے تم سے بات کرنی ہے اور دیکھو حنان میں سیدھی بات کروں گی مجھ سے گھما پھرا کے بات نہیں ہوتی۔۔۔ امی نے مجھے بتایا ہے کہ خالہ نے میرے اور تمہارے رشتے کی بات کی ہے۔۔۔ منیزے نے اس سے وہ بات کہی جو اس کی امی اسے پہلے کہہ چکی تھی اور انہوں نے فیصلہ منیزے پر چھوڑ دیا تھا کیوں کہ وہ اپنے بچوں کے ساتھ زبردستی کرنے کی قائل نہیں تھیں۔۔۔۔ منیزے نے امی سے کہا کہ وہ بعد میں بتائے گی، لیکن اس نے سوچا کہ وہ حنان سے کہے گی کہ وہ انکار کر دے۔۔۔ اس لئے اب وہ اس کے سامنے اس سے بات کر رہی تھی۔۔۔

اس لئے مجھے تم سے کہنا ہے کہ تم خالہ سے انکار کر دو پلیز۔۔۔ کیوں کہ میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔ لیکن کیوں منیزے میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں اور اس لئے میں نے ہی امی کو خالہ سے بات کرنے کو کہا۔۔۔ حنان نے جذبے سے کہا۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

کیا؟؟؟ حنان تم پاگل تو نہیں ہو گئے۔۔۔ منیزے نے غصے سے کہا وہ اس کی بات سن کے تپ گئی تھی

منیزے کسی سے پیار کرنا پاگل پن نہیں ہوتا اور میں تم سے۔۔۔۔

ایک منٹ حنان پہلے میری بات سن لو۔۔۔ منیزے نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔۔۔۔

مجھے یہ اس پیار و یار سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔۔۔ پہلی بات مجھے شادی ہی نہیں کرنی۔۔۔ نا تم سے نا کسی اور سے۔۔۔۔ اور دوسری بات میں تمہارے لائق نہیں تم اپنے جیسی کسی لڑکی سے شادی کرو جو تمہارے ساتھ کینیڈا ج سکے۔ اور تیسری بات میں ایک ایئر فورس کی پائلٹ ہوں ہمارا زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے۔۔۔۔۔ سو تم خود انکار کر دو ورنہ میں بھی کر سکتی ہوں۔۔۔۔ منیزے نے اپنی بات مکمل کی

دیکھو منیزے جہاں تک بات زندگی کی ہے تو وہ کسی کی بھی زندگی کا بھروسہ نہیں ہے اور دوسری بات یار میں کون سا تمہے ساتھ جانے کو کہہ رہا ہوں تم چاہو تو یہاں ہی رہنا میں سال۔ میں دو دفع آ جایا کروں گا۔۔۔ اس میں کیا ہے۔۔۔۔ حنان نے آسان حل بتایا۔۔۔۔

اہ شٹ اپ حنان۔۔۔۔

مجھے مزید کچھ نہیں کہنا تم۔ انکار کر دینا ورنہ یہ کام میرے لئے مشکل نہیں ہے۔۔۔ آئی سمجھ

منیزے اپنی بات کہہ کے رکی نہیں اور چلی گئی۔۔۔ اور حنان اسے جاتا ہوا دیکھا رہ گیا کیوں کہ وہ اسے چپ کر اگئی تھی۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

اور پھر یوں ہوا تم ایسے الفاظ کہہ گئے۔۔۔۔!!!

مجھ بولتے ہوئے کو چپ لگ گئی۔۔۔۔!!!

اور دوسری طرف کاشان کو یہ بات کھا رہی تھی کہ منیزے نے حنان کے لئے ہاں کر دی ہے کیوں کہ وہ یہ ہی سمجھ رہا تھا کہ منیزے نے اسی لئے سوچنے کا وقت مانگا ہے۔۔۔۔۔ نیند اس کی آنکھوں سے کافی دور تھی

منیزے اپنی امی کے کمرے میں۔ گئی اور انھیں اپنے فیصلہ سنایا کیوں کہ وہ جانتی تھی کہ حنان اب انکار نہیں کرنے والا۔۔۔

تو انہوں نے بھی زیادہ زبردستی نہیں کی۔۔۔۔۔



صبح منیزے اپنے کمرے سے جو گینگ پے جانے کے لئے نکلی تو۔۔۔ اسے سامنے سے کاشان آتا ہوا نظر آیا جو کے جو گینگ ڈریس میں تھا۔۔۔

ہے کاشی کہاں جا رہا ہے ہو۔۔۔؟؟ منیزے نے کاشان سے پوچھا۔۔۔۔۔

ان کپڑوں میں میرا خیال ہے جو گینگ پے جاتے ہیں۔۔۔ کاشان نے غصے سے کہا جو کہ منیزے نے بھی محسوس کیا تھا۔ لیکن اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ ایسے کیوں بات کر رہا ہے۔۔۔۔۔

ہم۔۔۔ کہہ کے کاشان اس کے ساتھ چل پڑا کیوں کہ وہ ادھر کے راستوں سے زیادہ واقف نہیں تھا اور دوسرا وہ خود بھی اس سے بات کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

وہ دونوں ایک پارک میں آگئے جو لے منیزے لوگوں کے گھر کے بالکل قریب تھا۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر کے بعد منیزے نے بچ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کاشان سے کہا۔۔۔۔۔

چلو وہاں چل کے بیٹھتے ہیں۔۔۔

اور وہ دونوں لکڑی سے بنے بیچ پے بیٹھ گئے۔۔۔

دونوں طرف خاموشی تھی۔۔۔ تو منیزے نے ہی بات شروع کی۔۔۔ کاشی تمہے کیا ہوا ہے تم یوں چپ کیوں ہو
۔۔۔؟؟؟

منیزے نے پوچھا

ویسے ہی۔۔۔ مجھے کیا ہونا ہے۔۔۔ کاشان نے درد سے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ جب کے اس کی آنکھیں

سرخ تھیں جو کے اس کے رت جگے کا پتہ دے رہی تھیں۔۔۔

جو کے منیزے نے دیکھیں تو اس سے پوچھا۔۔۔

کاشان تم ساری رات جاگتے رہے ہو۔۔۔

کاشان نے سر نیچے کر لیا تو منیزے نے پھر کہا کاشان میری طرف دیکھو۔۔۔

www.kitabnagri.com

تب اس نے منیزے کو دیکھا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھ کے منیزے نے رخ موڑ لیا۔۔۔

مننو۔۔۔ میں تمہے کھونے سے ڈر رہا ہوں۔۔۔ مننو میں یہ جانتا ہوں اور اس بات کو سمجھتا بھی ہوں کہ تم ابھی

تیار نہیں ہو شادی کے لئے۔۔۔ پر امی نے مجھے بتایا کہ خالہ تمہارے اور تمہارے کزن حنان کے رشتے کے

بارے میں سوچ رہی ہیں۔۔۔ اور میں نے کل تم دونوں کی باتیں بھی سنی تھیں چائے والی۔۔۔ اس سے پہلے

کے وہ مزید بدگمان ہوتا منیزے نے کہا۔۔۔ ہاں یہ سچ بات ہے اور اس کا فیصلہ میں امی کو سنا چکی ہوں۔۔۔ وہ تمہے بھی جلد پتہ چل جائے گا۔۔۔ اور دوسری بات میں اس سے اسی بارے میں بات کرنے گئی تھی۔۔۔ پر تمہے پتہ ہے وہ بھی تمہاری طرح محبت کا داویدار ہے۔۔۔ اور یہ بات میں تمہے دوست سمجھ کے بتا رہی ہوں۔۔۔ منیزے نے مزید کہا

تو تم نے کیا کہا۔۔۔

وہی جو تم سے کہا تھا۔۔۔

کیوں کے منیزے سوچتی تھی کے اس کے پاس کسی کو دینے کے لئے کچھ نہیں تھا۔۔۔ اس لئے وہ شادی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔ اور وہ دو کھے سے ڈرتی تھی۔۔۔

اچھا منیزے اگر تمہے کبھی ہم دونوں مطلب میری اور حنان کی محبت میں سے کسی ایک کی محبت چننی پڑی تو تم کسے چنو گی۔۔۔؟؟؟ اب یہ نا کہنا کسی کو نہیں۔۔۔ ایک مسٹ اگر لاسٹ چوائس ہو تو۔۔۔

کاشان نے دھڑکتے دل سے کہا۔۔۔

تو میں۔۔۔ میں آخری سانس پے تمہے چنوں گی۔۔۔ آخری سانس اچھا۔۔۔ زیادہ پھیلنا نہیں آئی سمجھ منیزے نے سوچتے ہوئے آخر میں شرارت سے کہا۔۔۔

ہا ہا ہا۔۔۔ چلو کوئی نہیں بات یہاں تک تو پہنچی۔۔۔ آگے بھی اللہ مالک۔۔۔ کاشان نے ہنستے ہوئے کہا

منیزے نے کہا اور دونوں گھر کی طرف چل پڑے۔۔۔

جی امی۔۔۔ کہہ کے منیزے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

پروین کی بہن نے اس سے پوچھا۔۔۔

پروین منیزے کی چھٹی تو ابھی باقی ہے نا پھر یہ کہاں جا رہی ہے۔۔۔

جی آپاؤہ منیزے اور اسامہ دونوں اسلام آباد جارہے ہیں منیزے چاہتی ہے کہ ہم اپنے نیے گھر میں شفٹ ہو جائیں اور میں اور انا کچھ دنوں میں جائیں گے۔۔۔

چلو یہ تو اچھی بات ہے۔۔۔۔۔ **Kitab Nagri**

www.kitabnagri.com

انہوں نے پیار سے کہا۔۔۔ حالاں کے پروین بیگم رشتے کے لئے انکار کر چکی تھیں لیکن ان کی بڑی بہن نے یہ کہہ کے پروین بیگم کی ٹنشن ختم کر دی تھی۔۔۔ کے کوئی بات نہیں زندگی تو انہوں نے گزارنی ہے اس لئے انہیں ہی فیصلہ کرنا چاہیے۔۔۔۔۔

اچھا پروین ہماری آج رات کی فلاسٹ ہے تو میں اور حنان چلے جائیں گے۔۔۔ مجھے بتانا یاد نہیں رہا۔۔۔

او کے آیا۔۔۔

جاؤ کاشان بیٹی اپنی امی کو دیکھو وہ بھی جانے کی تیاری کر رہی تھیں۔۔۔ بہن کو جواب دے کے پروین نے کاشان کو مخاطب کیا۔۔۔

اور وہ جی خالہ کہہ کے چلا گیا۔۔۔۔

منیزے اپنے بھائی کے ساتھ اسلام آباد آگئی اور پھر کچھ دنوں میں اس کی بہن اور امی بھی آگئی تھی۔۔۔۔۔ وہ لوگ اپنی زندگی میں بہت خوش تھے۔۔۔۔

آج انھیں نے گھر میں آئے ہوئے دو ہفتے ہو گئے تھے اور صبح منیزے نے واپس ڈیوٹی پے جانا تھا پر آج ٹیرس پے بیٹھے منیزے اس سردی میں یہ سوچ رہی تھی کہ اس نے کیا کھویا اور کیا پایا ہے۔۔۔۔ اور یہ دسمبر کی سردی اکثر اسے پرانی باتیں یاد کرادیتی تھی۔۔۔۔

منیزے اور کاشان نے اپنا اپنا پوائنٹ واپس جوائن کر لیا تھا۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ایک دن کاشان نے منیزے کو مسیج کیا۔۔۔۔

وہ اُس وقت اپنے ہوٹل جا رہی تھی کہ مسیج پڑھا۔۔۔۔

ہلو۔۔۔۔ منیزے کیا ہم تھوڑی دیر مل سکتے ہیں پلیز منع نہ کرنا۔۔۔ اور پاس والے پارک میں آجاؤ۔۔۔۔۔ ویسے ہی تھوڑی باتیں کریں گے۔۔۔ اور میں کوئی ایسی بات نہیں کروں گا جو تمہیں پسند نہی۔۔۔۔

منیزے اس کا مسیج پڑھ کے مسکرائی اور پارک کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔

منیزے نے کاشان کو دیکھا تو اس کے پاس جا کے بیٹھ گئی۔۔۔۔

جی فرماؤ۔۔۔ کاشان جو اپنے خیالوں میں گم تھا سیدھا ہو کے بیٹھا۔۔۔۔

ارے تم آگئی۔۔۔ یار منیزے ہم بڑے دنوں سے ملے نہیں اسی لئے تمہے بلایا۔۔۔۔ اور ایک گڈ نیوز بھی دینی تھی۔۔۔ کاشان نے کہا

واہ۔۔۔ گڈ نیوز چلو پھر سناؤ۔۔۔ کہیں تم شادی تو نہیں کر رہے۔۔۔ منیزے نے شرارت سے کہا

ہا ہا ہا۔۔۔ نہیں یار کدھر کوئی۔۔۔ ہمارے اتنے نصیب کدھر۔۔۔۔ وہ ارمان کو بہت اچھی ڈیل ملی ہے اور

وہ کینیڈا جا رہا ہے۔۔۔ پھر وہ ادھر بھی اپنا بزنس سیٹ کر لے گا۔۔۔ کاشان نے خبر سنائی

اچھا۔۔۔ واہ یہ تو بہت اچھی خبر سنائی تم نے

ہم۔۔۔ اچھا یار بتاؤ آج کل انا اور اسامہ کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔

اسامہ انٹر کے بعد آرمی کے ٹیسٹ کی تیاری، اور انا میڈم کالاء کا تیسرا سال چل رہا ہے۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

بس یار میں چاہتی ہوں کہ اپنے بہن بھائیوں کو کسی مقام پر پہنچا دوں پھر بھلے موت بھی آجائے تو خوشی خوشی

موت کو بھی گلے لگا لوں۔۔۔۔ پر یار موت تو شہادت کی ہی آئے۔۔۔۔ بلکل مریم مختار کی طرح

۔۔۔۔ منیزے نے جذبے سے کہا

وہ تو ٹھیک ہے پر منیزے تمہے نہیں لگتا کہ

Its too earlier to talk about shahadat.....

کاشان نے جواباً کہا

ہم پر یار میں چاہتی ہوں شہادت کی موت آئے اور میری تو زندگی اور ایئر فورس جوائن کرنے کا مقصد ہی یہ ہے
--- منیزے نے جذبے سے کہا

اور کاشان اس لڑکی کو دیکھ رہا تھے جو چھوٹی سی عمر میں اتنی بڑی بڑی باتیں کر رہی تھی۔۔۔۔

ہم کو مٹا سکے زمانہ، زمانے میں وہ دم نہیں۔۔۔۔

ہم سے ہے زمانہ، زمانے سے ہم نہیں۔۔۔۔!!!!



--- تین سال بعد ---

منیزے کا بھائی آرمی میں کیپٹن کے عہدے پر فائز تھا۔۔ اور چھوٹی بہن انا ایک کامیاب وکیل بن چکی تھی
www.kitabnagri.com

منیزے گھر آئی ہوئی تھی کہ کاشان کے گھر والے اس کا رشتہ لے کے آئے۔۔۔ پہلے منیزے نے انکار کر
دیا پر پھر امی کے سمجھانے پر مان گئی اور ہاں کر دی۔۔۔۔۔۔

منیزے اور کاشان کا رشتہ طے ہو گیا، اور منیزے کے واپس جانے سے پہلے ان کا نکاح رکھ دیا گیا جو کہ گھر میں
سادگی سے چند اپنوں کی موجودگی میں طے پایا تھا۔۔۔

منیزے خوش بھی تھی اور نہیں بھی،۔۔۔۔۔ وہ خوش اور مطمئن تھی کہ اس کا بیسٹ فرینڈ اس کا لائف پارٹنر بنے جا رہا ہے لیکن دل میں کہیں یقین، بھروسہ ٹوٹنے اور دوکھا کھانے کا خوف بھی تھا۔۔۔۔۔
اس موقع پر اسے پھر سے اپنے بابا یاد آئے تھے۔۔۔ وہ چاہتی تھی کہ اس کی زندگی کے اتنے بڑے دن اس کے بابا اس کے پاس ہوں۔۔۔ پر ایسا ممکن نہیں تھا شاہد۔۔۔۔۔



ہم معاف تو بار بار کرتے ہیں۔۔۔

لیکن اعتبار صرف ایک بار کرتے ہیں۔۔۔



مدتیں لگتی ہیں اپنا بنانے میں۔۔۔

لوگ لمحوں میں پریا کر دیتے ہیں۔۔۔!!!

www.kitabnagri.com

دوسری طرف کاشان کی خوشی کی انتہا نہیں تھی۔۔۔ کیوں کہ اس کے سب سے اچھی دوست جس سے وہ پیار کرتا ہے وہ اس کی ہمسفر بننے والی تھی۔۔۔۔۔
اور یوں منیزے کے واپس جانے سے پہلے منیزے کا نکاح کر دیا گیا۔۔۔۔۔

نکاح کے دن منیزے نے وائٹ میکسی پہنی تھی جس کے گلے پے ہلکا ہلکا سلور کام ہوا تھا ساتھ ہلکے ہلکے میک اپ میں وہ نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔۔۔ منیزے کے لئے ڈریس کا شان خود پسند کر کے لایا تھا۔۔۔۔ کیوں کے وہ جانتا تھا منیزے کو زیادہ ہیوی کپڑے پسند نہی اس لئے اس کی پسند کے مطابق لیا تھا۔۔۔۔ اور کاشان نے وائٹ شلوار کمیز کے اوپر وائٹ ہی ویسکوٹ پہنی ہوئی تھی اور ساتھ میں جل سے بال سیٹ کر کے وہ بھی کسی سے کم نہی لگ رہا تھا۔۔۔۔

نکاح کے بعد دونوں کو ایک ساتھ اسٹیج پے لا کے بیٹھیا گیا۔۔۔ اور فوٹو سیشن کے بعد سارا منیزے کو اس کے کمرے میں چھوڑ آئی۔۔۔۔

منیزے کمرے میں آئی تو اپنے دوپٹے کی پز اتارنے لگی، کے اسے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔۔۔۔ اس نے مڑ کے دیکھا تو کاشان تھا۔۔۔۔

کاشی تمہے اتنی بھی تمیز نہی کے کسی کے کمرے میں نوک کر کے آتے ہیں۔۔۔۔ منیزے نے کہا

جی مجھے پتہ ہے پر یہ کسی کا کمرہ نہی میری بیوی کا کمرہ ہے۔ اور یہ کیا ابھی تو میں نے دیکھا بھی نہی کے تم یہ سب خراب کرنے لگی ہو۔۔۔۔ کاشان نے پیار سے کہا

اچھا اچھا زیادہ پھیلنے کی ضرورت نہی ہے۔۔۔۔ دیکھو کاشی میں تمہے ایک بات صاف بتا دوں۔۔۔۔ کے مجھے اس شادی کے رشتے پے بالکل یقین نہی ہے اور نا میں اس دنیا میں کسی پے بھروسہ کرتی ہوں اور میں ابھی اس رشتے کے لئے تیار بھی نہی ہوں۔ اور اب یہ تم پے ہے کے تم اپنا بھروسہ یقین کیسے قائم کرتے ہو اور میرا یقین اس شادی کے رشتے پے کیسے قائم کرتے ہو۔۔۔۔۔۔

منیزے نے پہلی بات مزاح میں اور دوسری سنجیدہ ہو کے کہی۔۔۔۔۔

ٹوٹ سا گیا ہے میرے اعتبار کا وجود۔۔۔!!!

اب کوئی مخلص بھی ہو تو یقین نہیں آتا مجھے۔۔۔!!!

ہم میں سب جانتا ہوں اور سمجھتا بھی ہوں۔۔۔ دیکھو منیزے میں تمہے پھر سے بھروسہ، یقین کرنا سکھاؤں گا اور میں تمہارا یقین بنو گا۔۔۔ میں سمجھ سکتا ہوں کہ تم ابھی تیار نہیں ہو اس لئے میں تم پے کوئی زور زبردستی نہیں کروں گا۔۔۔ تم جتنا وقت لینا چاہو لو۔۔۔ کیوں کہ میں تم سے محبت کا دعویٰ اردوں تم نہیں۔۔۔ اس لئے ٹیک یور ٹائم۔۔۔ اوکے

کاشان نے پیار سے اسے سمجھایا۔۔۔

ہم۔۔۔ پر میں پوری کوشش کروں گی اس رشتے کو نبھانے کی، اور اس بات کی کہ تمہے کوئی شکایات ناہو۔۔۔ منیزے نے جواب میں کہا۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

اور تمہے پتہ ہے میں کل واپس جا رہی ہوں۔۔۔؟؟ منیزے نے کاشان سے پوچھا۔۔۔

ہاں۔۔۔۔ کاشان نے کہا

تمہاری کب ختم ہونی ہے چھٹی؟؟ منیزے نے کاشان سے پوچھا

ایک ہفتے بعد۔۔۔ کاشان نے کہا

اچھا جب آؤ تو مجھے ملنا میں نے تمہے کچھ دینا ہے۔۔۔۔ اوکے؟؟؟ منیزے نے کاشان سے کہا

اوکے بیگم صاحبہ۔۔۔۔ کاشان نے سر جھکاتے ہوئے کہا

اچھا زیادہ ڈرامے کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ مسٹر کاشان ملک۔۔۔ منیزے نے اس کے ایکشن پے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔

اچھا اپنا ہاتھ دو۔۔۔۔ کاشان نے کہا

کیوں۔۔۔۔؟؟؟ منیزے نے حیرانی سے پوچھا

یار دونالے کے بھاگ تھوڑی نا جاؤں گا۔۔۔۔

کاشان نے کہہ کے خود ہی اس کا ہاتھ تھام لیا

اور پاکٹ سے ڈبی نکال کے اس میں سے گولڈ کی رنگ جس پے نام لکھا تھا۔۔۔۔ "منیزے کاشی" نکال کے منیزے کے انگلی میں پہنائی۔۔۔۔

اے واو کاشی ایٹس امیزنگ۔۔۔۔ منیزے نے بھی پورے جذبے سے تعریف کی

تھینک یو بیگم۔۔۔۔ کاشان نے پیار سے کہا

اچھا چلو اب تم دافع ہو میرے کمرے سے۔۔۔۔ منیزے نے کاشان سے کہا۔۔۔۔

یار منیزے تھوڑی تو عزت کر لو اب میری میں شوہر ہوں تمہارا۔۔۔۔

چلو چلو اب زیادہ فری ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ آئی سمجھ چلو اب نکلو۔۔۔ منیزے نے تیوری چڑھا کے کہا۔۔۔

اچھا یار جارہا ہوں۔۔۔ کاشان نے دکھ سے کہا

اللہ حافظ۔۔۔ منیزے نے اونچا سا کہا۔۔۔ اور کاشان۔۔۔ چلا گیا۔۔۔

بھولنا بھی چاہو تو یاد آجائیں گے۔۔۔!!!

ہم اس طرح سے تمہارے خیالوں پے چھا جائیں گے۔۔۔!!



اور منیزے اپنے بابا کو یاد کرنے لگی کے ایک آنسو چوری سے اس کے دامن میں آگرا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پلکوں کی حدود کو توڑ کے دامن پے آگرا۔۔۔!!

ایک آنسو میرے صبر کی توہین کر گیا۔۔۔!!!!

منیزے ڈیوٹی سے آکے بیڈ پے لیٹ گئی۔۔ اتنے میں اس کے فون پے مسیج آیا۔۔۔

مسیح کا شان کا تھا۔۔۔ 10 منٹ میں پاس والے پارک پہنچو۔۔۔

اس نے مسیح پڑھ کے یونیفارم جلدی میں تبدیل کیا اور ایک خاکی لفافہ لے کے پارک چلی گئی۔۔۔

منیزے کو پارک آے ہوئے دس منٹ ہو گئے تھے پر کا شان کا کوئی اتا پتہ نہیں تھا۔۔۔ منیزے کو غصہ آرہا تھا۔
سامنے سے اسے کا شان آتا ہوا دیکھا۔۔۔

کا شان آ کے منیزے کے ساتھ بیٹھ گیا اور بولا ہلو بیگم کیا حال ہیں آپ کے۔۔۔ کا شان نے ہلستے ہوئے کہا
جب کے منیزے نے منہ موڑ لیا۔۔۔ کیوں کے وہ کا شان سے ناراض ہو چکی تھی۔۔۔
کا شان نے اسے منانے کے لئے ایک ادا سے شعر پڑھا۔۔۔

خفا خفا سے رہنے ہو کوئی ترقیب بتاؤ منانے کی۔۔۔

ہم زندگی گروی رکھ دیں تم قیمت بتاؤ مسکرا نے کی۔۔۔

www.kitabnagri.com



کا شان کے شعر پے منیزے کو ہنسی آگئی اور کا شان کو دیکھ کے کہا بس فضول بولنا جب بولنا۔۔۔

ارے واہ مطلب میرا ایک شعر قیمت تھا مسکرا نے کا۔۔۔ آئندہ بہت سے شعر یاد کر لوں گا۔۔۔ کا شان نے
اچھلتے ہوئے کہا۔۔۔

زیادہ شاعر بننے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ آئی سمجھ اب بات سنو۔۔۔ منیزے نے سنجیدہ ہو کے کہا۔۔۔
یار کاشی میر اپنا نام بہت اچھا ہے۔۔۔ اس لئے تم یہ بیگم و گم اب نابلا نا مجھے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا
۔۔۔ منیزے نے چڑتے ہوئے کہا۔۔۔

اگر کہا تو۔۔۔ کاشان نے منیزے کو زچ کرتے ہوئے کہا

تو میں تمہارا سر پھاڑ دوں گی۔۔۔ منیزے نے غصے سے کہا

اچھا بابا اب نہیں کہتا بیگم۔۔۔ میرا مطلب ہے منیزے۔۔۔ اچھا اب بتاؤ کیا بات ہے۔۔۔ کاشان نے ہنسی دباتے
ہوئے کہا

دیکھو کاشان کل میرا مشن ہے اور یہ میں تمہے دے کے جا رہی ہوں۔۔۔ اس نے وہ لفافہ کاشان کے ہاتھ میں
تھما دیا۔۔۔

اس میں کیا ہے۔۔۔؟؟ کاشان نے سوال کیا

اگر مجھے کچھ ہو گیا۔۔۔ میرا مطلب ہے اگر میں کل شہید ہو گئی تو تم ان میں سے ایک لفافہ بابا اور ایک امی کو
دے دینا۔۔۔ اس میں دونوں کے لئے ایک ایک عمرے کا ٹکٹ ہے اور ایک ایک خط۔۔۔ منیزے نے
مزید کہا۔۔۔۔۔

دیکھو مننویہ روٹین مشن ہے اس میں کوئی خطرے والی بات نہیں ہے تم اوپر ٹینشن لے رہی ہو۔۔۔ کاشان نے
اسے حوصلہ دینے کے لئے کہا۔۔۔ حالاں کے اس کی ان باتوں سے وہ خود بھی ڈر گیا تھا

کاشی تمہے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ اور رہی بات میری تو یار میں ایک بات کر رہی ہوں کہ اگر میں شہید ہو گئی تو تم دینا ورنہ میں خود دے دوں گی۔۔۔۔

کاشان اس کی باتیں سن کے چپ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ اچھا چلو فضول باتیں ناسوچو چلو چلیں میں تمہے چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔۔۔ کاشان یہ کہہ کے کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

منیزے نے اس کا ہاتھ پکڑ کے اسے روکا اور خود بھی اس کے برابر میں کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

کاشی میں تمہے ہگ کر سکتی ہوں۔۔۔۔۔ منیزے نے ٹھہر ٹھہر کے پوچھا۔۔۔۔

کاشان جو اس کی بات سن کے پہلے حیران ہوا اور پھر خوش بھی اور دونوں بازو اس کے لیے پھیلا دیے۔۔۔۔۔ کیوں کے آج سے پہلے منیزے نے کبھی ایسا کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔۔

منیزے فوراً اس کے گلے لگ گئی۔۔۔۔۔ اور خاموش ہو گئی شاہد وہ اسے محسوس کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

منیزے نے کاشان کے گلے لگ کے دل میں دعا کی۔۔۔۔۔ یا اللہ اسے ہمیشہ خوش رکھنا میرے بغیر بھی اور مجھے شہادت نصیب کرنا۔۔۔۔۔ آمین

www.kitabnagri.com

اور کاشان نے دل میں دعا کی۔۔۔۔۔ یا اللہ اس لڑکی کو ہمیشہ اپنے حفظ و امان میں رکھنا۔۔۔۔

کاشان کی دعا عرش سے ٹکرا کے واپس آگئی کیوں کہ شاہد یہ وقت کسی اور کی دُعاؤں کی قبولیت کا تھا۔۔۔۔۔

کاشان نے منیزے کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ منیزے یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات تھی۔۔۔۔۔ تمہارا پورا پورا حق ہے مجھ پر۔۔۔۔۔

منیزے اس کی بات سن کے پیچھے ہوئی اور اس سے تھوڑا دور کھڑی ہو گئی۔۔۔

کاشان نے اسے دور جاتے دیکھا تو آنکھ دبا کے کہا۔۔۔ ارے بس اتنا جلدی دل بھر گیا تمہارا پر میرا نہیں۔۔۔

منیزے اس کی بات پے شرما کے سر جھکا گئی اور پھر خود پے قابو رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا اچھا اب زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے چلو چلیں۔۔۔۔

ارے یار کیا مجھے تھوڑی دیر خوش بھی نا ہونے دینا۔۔۔۔۔ کاشان نے دکھی منہ بنا کے کہا

اب چلو۔۔۔ منیزے نے کہا اور دونوں واپس چل پڑے

نہی مجھ کو شکایت ہے اب کسی سے

میں اپنے آپ سے روٹھا ہوا ہوں۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بظاہر خوش ہوں مگر سچ بتاؤں

اندر سے بہت ٹوٹا ہوا ہوں۔۔۔۔۔ !!

اگلی صبح منیزے فجر کی نماز پڑھ کے فارغ ہوئی تو اس کا دل ڈر بھی رہا تھا اور اسے ایک انجانا سا سکون بھی مل رہا

تھا۔۔۔ وہ جائے نماز لپیٹ کے بیڈ پے لیٹ گئی۔۔۔ اسنے اپنا موبائل اٹھا کے اپنی امی کو کال کی۔۔۔ کال تین

بلوں کے بعد اٹھالی گئی۔۔۔

Zindagi Ke Musafir novel by Munaza Rajput

Posted On Kitab Nagri

منیزے نے سلام کیا۔۔۔ السلام علیکم امی

وعلیکم السلام۔۔۔ منیزے بیٹا کیا حال ہے۔۔۔ سب خیریت ہے۔۔۔؟؟؟ انہوں نے پریشانی سے پوچھا

جی امی سب خیریت ہے۔۔۔ اور میں بھی بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔ الحمد للہ۔۔۔ آپ جاگ رہی تھیں۔؟؟

منیزے نے کہا

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

Zindagi Ke Musafir novel by Munaza Rajput

Posted On Kitab Nagri

ہاں بیٹا بس ابھی نماز کے بعد تسبیح پڑھ رہی تھی۔۔۔ پروین بیگم نے جواب دیا۔۔۔

اچھا باقی سب کا کیا حال ہے امی۔۔۔؟؟

بیٹا باقی بھی سب ٹھیک ہیں۔۔۔ اور تم سو جاؤ تھوڑی دیر پھر تم نے ڈیوٹی پے بھی جانا ہو گا۔۔۔

انہوں نے اسے سمجھایا۔۔۔۔

جی امی۔۔۔ بس میرا دل کر رہا تھا آپ سے بات کرنے کو اس لئے کال کی۔۔۔ اچھا امی آج میرا مشن ہے تو آپ

میرے لئے دعا کیجیے گا کہ مجھے بھی شہادت کی موت نصیب ہو بلکل مریم مختار کی طرح۔۔۔

منیزے نے جوش سے کہا۔۔۔ تو اس کی امی نے دکھی دل سے کہا کیوں کے ایک ماں کیسے اپنی اولاد کے مرنے کی دعا کے سکتی تھی۔۔۔

اچھا بیٹا اللہ سب بہتر کرے گا۔۔۔ انشاء اللہ۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

، اللہ تمہے ہمیشہ کامیاب کرے گا۔۔۔۔

امی جب مریم مختار شہید ہوئی تو ایک دن پہلے اس نے اپنے بابا سے کہا تھا۔۔۔۔ کے جب ایک پائلٹ شہادت

لیتا ہے، تو ہم صرف رکھ تلاش کرتے ہیں پائلٹ کو نہیں۔۔۔۔

When a pilot embraces a martyrdom, you only find the ashes, not the pilot

...

(Mariam Mukhtar Shaheed)

امی مجھے لگتا ہے یہ اس نے اس لئے کہا ہو گا۔۔۔ کیوں کے شہید تو ہمیشہ زندہ ہوتا ہے۔۔۔ تو اسے ہم کیسے تلاش کر سکتے ہیں۔۔۔ ہن نا امی۔۔۔؟؟ منیزے نے امی کو پوری بات سمجھا کے پوچھا

ہاں بیٹا.... عظیم ہیں وہ بچے جو اس ملک کے لئے قربان ہوتے ہیں۔۔۔ اور وہ ماں باپ بھی جو اپنے بچوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے شہید ہوتا دیکھتے ہیں۔۔۔ منیزے کی امی نے بھی جوش سے کہا

انشاء اللہ امی آپ بھی ایک دن ان عظیم ماں باپ میں گنی جائیں گی۔۔۔ اچھا میں چلتی ہوں مجھے تیار بھی ہونا ہے۔۔۔۔ منیزے نے بھی جوش سے کہا اور کال بند کر دی۔۔۔۔ اور تیار ہو کے ڈیوٹی کے لئے نکال گئی

اور جانے سے پہلے اپنے بابا کے نمبر پی بھی ایک مسیج کر دیا۔۔۔ بابا ہو سکے تو مجھے معاف کر دیجیے گا۔۔۔۔

اس کے پاس نمبر تو کب کا تھا جو کے اس نے ارمان بھائی سے لیا تھا لیکن کبھی فون کرنے کی ہمت نہی ہوئی اس لئے آج صرف ایک مسیج کر دیا۔۔۔۔



منیزے کی امی کا دل بہت زور زور سے دھڑک رہا تھا شاہد کچھ ہونے کے خوف سے۔۔۔۔

اور دوسری طرف کا شان بھی منیزے کو لے کر بہت پریشان تھا وہ اس کی کل والی باتیں سوچ کے مزید پریشان ہو رہا تھا۔۔۔۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ خبر آگئی جس سے سب ڈر رہے تھے۔۔۔۔

سب لاؤنج میں بیٹھے تھے اور ٹی۔وی پے خبر چل رہی تھی۔۔۔۔

Zindagi Ke Musafir novel by Munaza Rajput

Posted On Kitab Nagri

Breaking News

PAF jet creashes near mianwali in an open field area,two pilots martyrd.

The jet is on routine mission....

Squardon leader Abbas Malik and Fighter pilot Munizay Rajpoot
embraced martyrdom in an incident...

اور پھر نیوز رپورٹرنے بولنا شروع کیا۔۔۔۔

آپ کو آگاہ کرتے چلیں تازہ ترین خبر سے۔۔۔ ہمیں ابھی ابھی پتہ چلا ہے کہ پاکستان ایئر فورس کا طیارہ جو کہ
ایم ایم عالم ایئر بیس میانوالی سے اڑا تھا میانوالی کے قریب ہی کھلے میدان میں گر کے تباہ ہو گیا ہے۔۔۔ جس کے
نتیجے میں دو پائلٹ شہید ہو گئے ہیں۔۔۔ جن کے نام فائٹر پائلٹ منیزے راجپوت اور سکروڈن لیڈر عباس
ملک بتایے جا رہے ہیں۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

#دل سے نکلے گی نا کبھی مر کر بھی وطن کی لفت۔۔

میری مٹی سے بھی خوشبو وفا آئے گی۔۔۔!!!



منیزے کی امی یہ خبر سن کے صوفہ پے گر سی گئیں۔۔۔ انا اور اسامہ جو کے ابھی گھر ہی تھے اور یہ خبر سن رہے تھے فوراً ماں کی طرف بھاگے۔۔۔

اور پھر رپورٹربولے جارہی تھی اور ساتھ دونوں پائلٹ کی تصویریں سکرین پے چل رہی تھیں۔۔۔

آپ کو بتاتے چلیں کے آج پھر اس ملک کے دو جوان ایک بیٹا اور ایک بیٹی نے اس ملک کی حفاظت اور اس ملک کے لوگوں کی جان بچانے کے لئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیا ہے۔۔۔

ذرائع کے مطابق یہ حادثہ طیارے کو فنی خرابی کے بائیس آگ لگنے سے پیش آیا ہے اور جس وقت طیارے کو آگ لگی اس وقت یہ طیارہ ایک اسکول کے اوپر پرواز کر رہا تھا اس لئے دونوں پائلٹ طیارے کو آبادی سے دور کھلے میدان میں لے آئے اور تب تک آگ بہت پھیل چکی تھی اس لئے پائلٹس سیفلی eject ناکر سکے۔۔۔ اور مو قے پر ہی شہید ہو گئے۔۔۔۔

دوسری طرف منیزے کے بابا جو یہ خبر سن رہے سے خبر سنتے ہی زار و قطار رونے لگے۔۔۔۔ اور انہوں نے سنا

www.kitabnagri.com

ناظرین ہمیں ابھی ابھی بتایا جا رہا ہے کے شہید پائلٹ منیزے کے منہ سے کنٹرول روم میں جو آخری الفاظ سنے گئے وہ کچھ ایسے تھے۔۔۔

"بابا مجھے معاف کر دیں"

آخر وہ کیوں ایسا کہہ رہی تھیں؟؟۔۔۔ ان جیسی اولاد پے تو ان کے ماں باپ کو فخر ہو گا۔۔۔ ان جیسے آفیسرز اور ان کے ماں باپ پے تو اس پوری قوم کو فخر ہے۔۔۔۔۔ اور پھر کنٹرول روم کی وہ ریکارڈنگ چل رہی تھی جس میں منیزے کی دھیمی آواز میں منیزے اپنے بابا سے معافی مانگ رہی تھی۔۔۔۔۔

کیوں کے اس کے مطابق وہ اپنے بابا کو گنہگار تھی جس کی وجہ سے آج تک وہ اپنے بابا سے محروم رہی تھی۔۔۔۔۔

یہ بات اور منیزے کی ریکارڈنگ سن کے منیزے کے بابا سر نیچے کر کے اور شدت سے رونے لگے۔۔۔ کیوں لے انھیں پہلے ہی اپنے کیے پے بہت شرمندگی تھی اور آج یہ بات سن کے انھیں مزید شرمندگی اور پچھتاوے نے آن گھیرا تھا۔۔۔۔۔ وہ منیزے سے اور اپنے سب بچوں سے ملنے اور ان سے معافی مانگنے کا کچھ دنوں سے سوچ رہے تھے۔۔۔ وہ خاص طور پے منیزے سے اپنے کیے کی معافی مانگنا چاہتے تھے پر شاہد کافی دیر ہو گئی۔۔۔۔۔

ہزاروں منزلیں ہوں گی ہزاروں کارواں ہو گے۔۔۔۔۔

بہاریں ہم کو۔ ڈھونڈیں گی نا جانے ہم کہاں ہوں گے۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

راجہ سر نیچے کیے رو رہا تھا کہ اس کے کانوں میں رپورٹر کی آواز پھر گونجی۔۔۔۔۔

آپ کو مزید بتاتے چلیں گے۔۔۔۔۔ شہید ہونے والی فائٹر پائلٹ کا دو ہفتے پہلے ہی نکاح ہوا تھا اور ان کی رخصتی ایک سال بعد طے پائی تھی۔۔۔۔۔

ان کا نکاح ان کے قریبی رشتے دار اور ان کے سینئر افسر پائلٹ کا شان ملک سے ہوا تھا۔۔۔ ان کے نکاح کے تقریب سادگی سے ان کے ذاتی گھر اسلام آباد میں ہوا تھا اور وہ گھر انہوں نے اپنی امی کو تحفے میں دیا تھا۔۔۔۔۔ منیزے کے بابا یہ خبر سن کے چونکے اور سراٹھا کے سکرین کی طرف دیکھا جہاں پے منیزے اور کا شان کے نکاح کی تصویریں چل رہی تھیں۔۔۔۔۔

وہ یہ خبر سن کے بہت حیران ہوئے اور سوچ رہے تھے کہ ان کی بیٹی کی شادی ان کے ساتھ والے گھر میں ہوئی تھی اور انہیں اس بات کا علم ہی نہ تھا۔۔۔۔۔ کیسے باپ تھے وہ۔۔۔۔۔

ایک طرف منیزے کی امی کا رورو کے برا حال تھا اور دوسری طرف کا شان کا بھی برا حال تھا وہ مٹی کے گھر جانے کے لئے نکال چکا تھا تاکہ وہاں پہنچ کے اس کی امی کو۔۔۔ سنبھال سکے کیوں۔۔۔ کے۔۔۔ اب منیزے کے حصے کے سارے کام اسے ہی کرنے تھے۔۔۔ اسے یقین نہ تھا کہ۔۔۔ منیزے اسے چھوڑ کے بہت دور اپنی منزل تک جا چکی ہے۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مجھے وہم تھا تیرے جانے کا۔۔۔!!!

تو نے یقین میں بال دیا ہے۔۔۔!!!

راجہ فوراً اٹھ کے باہر گئے اور ساتھ والے گھر کا دروازہ بجایا۔۔۔۔۔

دروازہ ارمان نے کھولا وہ حیران ہوا انہیں دیکھ کے کیوں کے وہ کبھی ان کے گھر نہ آئے تھے۔۔۔۔۔

انہوں نے ارمان کے سامنے ہاتھ جوڑ دیے اور کہا

دیکھو پلیز بیٹا مجھے منیزے لوگوں کے نیے گھر کا پتہ دے دو مجھے اپنی بیٹی سے ملنا ہے میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں۔۔۔۔

ارے انکل میں دیتا ہوں آپ کو ہاتھ جوڑنے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔ ارمان نے کہہ کے اڈریس لکھ کے انھیں دے دیا۔۔۔۔ کیوں کے وہ خود بھی وہیں جا رہے تھے۔۔۔۔

منیزے کے بابا نے ریش ڈرائیونگ کر کے چار گھنٹوں کا سفر دو گھنٹے میں مکمل کیا۔۔۔۔

وہ جب اس اڈریس پہ پہنچے تو انھیں کا شان سامنے نظر آگیا۔۔۔۔ جو کے یونیفارم میں تھا۔۔۔۔ انہوں نے جا کے کا شان کے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔۔۔۔

اس نے مڑ کے دیکھا۔۔۔۔ سامنے موجود شخص کو دیکھ کے پہلے کا شان کو بہت غصہ آیا کیوں کے اس شخص کی وجہ سے اُس کی منیزے بہت تکلیف میں تھی اور یہ بات کا شان بہت اچھے سے جانتا تھا لیکن اُس نے جلد ہی اپنے غصہ پہ قابو پالئے کیوں کے وہ شخص اُس کی منیزے کو بہت عزیز تھا اس لیے اگر کا شان اسے کچھ کہتا تو اس کی منیزے کی بلکل اچھا نا لگتا۔۔۔۔

کا شان ابھی انھیں دیکھ ہی رہا تھا کہ راجہ نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ دیے اور کہا بیٹا پلیز مجھے معاف کر دو اور منیزے سے بھی کہو کہ مجھے معاف کر دے پلیز مجھے میری بیٹی سے ملو ادو۔۔۔۔

انکل مجھ سے آپ کو معافی مانگنے کی ضرورت نہیں ہے اور منیزے نے بھی آپ کو معاف کیا کیوں کہ وہ کبھی آپ سے ناراض نہیں تھی آپ اندر چلیں تھوڑی دیر میں منیزے کو لے آئیں گے۔۔۔۔

کاشان انھیں لے کے اندر چلا گیا تاکہ باقی سب سے ملو اسکے۔۔۔۔ لیکن اس کا دل کر رہا تھا کہ ان سے کہے کہ اب کیا لینے آئے ہو یہاں اس وقت کہاں تھے جب منیزے تمہے یاد کر کے تڑپتی تھی لیکن وہ ایسا کچھ نا کہہ سکا۔۔۔۔۔

آج منیزے کے بابا لوٹ آئے تھے پر منیزے بہت دور جا چکی تھی۔۔۔۔

وہ خود آئیں گے میرے راستے میں۔۔۔۔!!

میں زندگی کو ایسے موڑ دوں گا۔۔۔۔!!!!



کیا خبر تھی کے خزاں ہوگی مقدر اپنا۔۔۔۔!!!

ہم نے ماحول تو بہاروں جیسا بنایا تھا۔۔۔۔!!!

www.kitabnagri.com

کاشان خود کو بہت مشکل سے سمجھالے ہوئے تھا۔۔۔۔ لیکن اس کے باوجود وہ سب کا خیال رکھ رہا تھا۔۔۔۔

تھوڑی دیر میں منیزے کو چاک و چوبند فوجی دستہ نے پورے وقار اور عزت سے سپردِ خاک کر دیا۔۔۔۔ سب نے پھولوں کی چادریں چڑھائی۔۔۔۔

Zindagi Ke Musafir novel by Munaza Rajput

Posted On Kitab Nagri

اور منیزے کا یونیفارم اور پاکستانی سبز ہلالی پرچم ایک فوجی دستہ نے منیزے کی امی کے حوالے کر دیں۔۔۔ اور پھر انھیں سلیوٹ پیش کیا۔۔۔۔ جس میں کاشان بھی شامل تھا۔۔۔۔

منیزے کی امی نے یونیفارم اور پرچم تھام کے اس بے بوسہ دیا اور اسے اپنی آنکھوں سے لگا لیا۔۔۔۔

شہیدوں کی سرزمین ہے جسے کہتے ہیں پاکستان۔۔۔!!

یہ بنجر ہو کے بھی کبھی بزدل پیدا نہیں کرتی۔۔۔!!!

منیزے کو گئے ہوئے دودن ہو گئے تھے۔۔۔ سب خاموش تھے۔۔۔

بہت ضروری نہیں ہوں میں مگر۔۔۔

بن میرے کچھ کمی رہے گی۔۔۔!!!

www.kitabnagri.com



کاشان کی زندگی میں منیزے کی کمی تھی اور وہ ہمیشہ رہنے والی تھی۔۔۔۔

کاشان دودن سے منیزے کے کمرے میں رہ رہا تھا، ویسے وہ گیسٹ روم میں رہا کرتا تھا۔۔۔۔

وہ دودن سے خاموش تھا اور آج اسے منیزے سے اپنی آخری ملاقات یاد آرہی تھی۔۔۔۔ اسے ایک دم

منیزے کا دیا ہوا الفافہ یاد آیا۔۔۔۔

اس نے اٹھ کے بیگ سے لفافہ نکالا اور باہر کی طرف چل دیا۔۔۔

منیزے کے بابا گیسٹ روم میں ٹھہر رہے تھے، انہوں نے اپنے باقی بچوں سے معافی مانگ لی تھی اور پروین سے بھی۔۔۔

منیزے کی امی نے یہ کہہ کے معاف کر دیا

"جاؤ میں نے تمہیں اپنی منیزے کی خاطر معاف کیا"

کاشان نے سب کو ایک جگہ اکٹھا کیا اور ایک لفافہ منیزے کے بابا اور ایک لفافہ منیزے کی امی کی طرف بڑھا دیا۔۔۔۔

یہ کیا ہے کاشان بیٹا۔۔۔؟؟؟ منیزے کی امی نے کاشان سے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔

خالہ یہ منیزے نے شہادت سے ایک دن پہلے مجھے دیے تھے اس میں آپ دونوں کے لئے ایک ایک عمرے کا ٹکٹ ہے اور ایک ایک خط۔۔۔ کاشان نے تفصیل سے بتایا۔۔۔۔۔۔۔۔

منیزے کی امی نے لفافہ کھول کے ٹکٹ اور خط کو چوم لیا اور خط نکال کے کاشان کو دیا اور کہا کہ اونچی آواز میں پڑھو

کاشان نے خط پڑھنا شروع کیا۔۔۔

السلام علیکم۔۔۔ میری پیاری امی جان

سب سے پہلے آپ کو عمرے کی بہت بہت مبارک ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

اور سارا باجی آپ کا کیا حال ہے؟؟ دیکھو۔ سارا میں نے تمہے باجی کہہ ہی دیا تم ہمیشہ مجھے کہتی تھی۔۔۔ اچھا سارا اپنا بھائی کا اور اپنے بچوں کا خیال رکھنا بہت اور مجھے یاد رکھنا۔۔

اور اسامہ، انا تم دونوں ہمیشہ اپنا کام ایمانداری سے اور لگن سے کرنا اور اپنا اور امی کا بہت خیال رکھنا.....
امی مجھے نہیں پتہ کہ میں آپ کی اچھی بیٹی ثابت ہوئی یا نہیں لیکن اگر کوئی غلطی ہوئی ہو تو مجھے معاف کیجیے
گا۔۔۔۔

باقی امی میں جانتی ہوں کہ جب آپ کو یہ خط ملے گا تو میں آپ سب سے بہت دور جا چکی ہوں گی، آپ سے مجھے صرف اتنا کہنا ہے کہ میری پیاری امی۔ میرے جانے کے بعد بھی آپ بہت مضبوط رہنا اور اپنا اور سب کا۔
خیال رکھنا۔۔۔۔

اور امی میری آپ سے ایک ریکویسٹ ہے پلیز اسے میری آخری خواہش سمجھ کے پورا کر۔ دیجیے گا۔۔

امی جب میں شہید ہوں تو میری شہادت کی سریمنی (cermony) میں، میں چاہتی ہوں کہ آپ اور بابا دونوں مل کے جائیں۔۔۔۔ کیوں کہ امی آپ خود ہی کہتی تھیں نا کہ ہمارا رشتہ ہمیشہ آپ دونوں سے قائم رہے گا تو پلیز میری بات مان لیجیے گا میں نے بابا کی لئے بھی ایک خط چھوڑا ہے اور میں نے ان سے بھی یہی درخواست کی ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ مان جائیں گے۔۔۔۔ پر اگر نامانے تو آپ کا شان یا چاچو سے کہہ کے انہیں منوالینا
پلیز۔۔۔۔

اللہ حافظ امی جان اپنا اور سب کا خیال رکھیے گا۔۔

آپ کی دعاؤں کی طلب گار۔۔۔۔ منیزے

منیزے کے بابا نے بھی اپنا خط نکال کے کاشان کی طرف بڑھایا۔۔۔ تاکہ وہ پڑھ کے سب کو سنا سکے لیکن کاشان نے خط لے کے اسامہ کو تھما دیا اور خود کرسی پر بیٹھ گیا۔۔۔ اور کہا۔۔۔ بس انکل اب میری ہمت ختم ہو گئی ہے۔۔۔

اسامہ نے خط تھام کے پڑھنا شروع کیا

السلام علیکم۔۔۔ بابا سب سے پہلے آپ کو آپ کے عمرے کی بہت بہت مبارک ہو۔۔۔ بابا اپنا غصہ تھوک کے میرا یہ تحفہ قبول کر لیجیے گا پلینز۔۔۔ اللہ کے گھر جا کے میرے لئے بہت دعا کیجیے گا۔۔۔

اور بابا ہی سکے تو مجھے معاف کر دیجیے گا اگر میں نے جانے انجانے میں آپ کو کوئی تکلیف پہنچائی ہو تو۔۔۔

اور میری ایک درخواست ہے آپ سے یا اسے میری آخری خواہش سمجھ کے پورا کر دیجیے گا پلینز۔۔۔

اور پھر وہی درخواست کی تھی اس نے جو وہ اپنی امی سے بھی کر چکی تھی۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

اپنا بہت خیال رکھیے گا بابا۔۔۔ آپ دنیا کے بیسٹ بابا ہیں۔۔۔

آپ کی دعاؤں کی طلبگار۔۔۔ آپ کی بیٹی منیزے راجپوت۔۔۔

اس نے آج بھی اپنا نام وہی لکھا تھا کیوں کہ وہ اپنے بابا کی اجازت کے بغیر ان کا نام استعمال نہیں کر سکتی تھی

کاشان یہ سب سن کے سوچنے لگا۔۔۔

واہ منیزے تم جاتے جاتے بھی سب کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔ تمہے سب کی فقر تھی سوائے میرے
۔۔۔ کیوں منیزے آخر کیوں کیا تمہے کبھی ایک لمحے کے لئے بھی مجھ سے پیار نہیں ہوا تھا۔۔۔ تم نے جاتے
جاتے بھی صرف اپنا اور دوسروں کا سوچا میرا نہیں۔۔۔ یار جاتے جاتے کچھ تو دے جاتی، کوئی تو اپنی یاد دے
جاتی کے میں اس کے سہارے یہ زندگی گزار لیتا۔۔۔ ہاں تم اتنا احسان کر گئی ہو مجھ پے کے مجھے بھی میری
منزل دیکھا گئی ہو تم۔۔۔ اب میری بھی منزل صرف اور صرف شہادت لینا ہے۔۔۔ اس کے لئے تھینک یو۔
۔۔۔ می لوو۔۔۔

ساری خوشیاں ملا کے دیکھی ہیں۔۔۔

اک تیرے جانے کا غم زیادہ ہے۔۔۔!!!



کاشان واپس اپنی ڈیوٹی پے آگیا اب اس کا بھی ایک ہی مشن تھا شہادت لینا۔۔۔۔۔

ایک دن وہ منیزے لوگوں کے یونٹ میں کسی کام سے آیا ہوا تھا کہ منیزے کی دوست رمشانے کاشان کو دیکھ
لیا۔۔۔ اور اسے روکا۔۔۔ اسکیوز می سر۔۔۔

کاشان نے مڑ کے دیکھا۔۔۔ جی فرمایے رمشانے ایک باکس کاشان کے حوالے کر دیا۔۔۔ یہ منیزے نے
جانے سے پہلے آپ کے لئے مجھے دیا تھا۔۔۔ یہ آپ کے امانت ہے میرے پاس۔۔۔ میں بہت دنوں سے
آپ کو دینا چاہ رہی تھی پر آپ ملے نہیں مجھے۔۔۔۔۔

اُس نے کا میتے ہاتھوں سے ڈبہ کھولا۔۔۔۔۔

اس ڈبے میں ایک خط، ایک ڈائری اور کچھ تصویریں اور ایک رنگ تھی جو کاشان نے منیزے کو نکاح والے دن پہنائی تھی۔۔۔۔۔ اس نے پہلے تصویریں کھولیں تو اس میں منیزے کی کچھ پاس اوٹ ہونے کی، کچھ کاشان کے پاس اوٹ ہونے پے کاشان اور منیزے کی، اور کچھ اکیڈمی میں منیزے کی اپنے دوستوں اور کورس میٹس کے ساتھ منیزے کی تصویریں تھیں۔۔۔۔۔ اور آخر میں کاشان اور منیزے کی نکاح کی ایک تصویر تھی۔۔۔ جس میں منیزے مسکرا کے سامنے دیکھ رہی تھی جب کے کاشان مسکراتے ہوئے منیزے کو دیکھ رہا تھا۔

اس نے تصویریں سائیڈ پے رکھ کے خط کھولا۔۔۔ اور پڑھنا شروع کیا۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

السلام علیکم۔۔۔ ڈیئر کاشی مائے بیسٹ فرنڈ، مائے ڈیئر ہسبنڈ اینڈ مائے سینئر آفیسر صاحب۔۔۔۔۔

دیکھو تمہارے اور میرے کتنے رشتے ہیں۔۔۔۔ مجھے ناز ہے ان رشتوں پر۔۔۔۔۔

مجھے تم سے کچھ نہیں کہنا یا تمہاری اتنی عادت ہو گئی ہے کہ تمہارے بغیر میں اپنی زندگی کا تو تصور بھی نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔

ہاں میرے جانے کے بعد نا تم بہت سٹر ونگ بننا۔ اور سب کا خیال رکھنا۔۔۔۔۔ اچھا اچھا اب زیادہ سوچو نہی
۔۔۔۔۔ مجھے پتہ ہے تم سوچ رہے ہو۔ کے میرا تو منیزے کو کوئی خیال ہی نہی۔۔۔۔۔ تو میرے ہیرو تم بھی اپنا
خیال رکھنا۔۔۔۔۔ میں سب کو تمہارے سہارے چھوڑ کے جا رہی ہوں۔۔۔۔۔ اور باقی تم ڈیری پڑھ لینا
تمہے تمہارا جواب مل جائے گا۔۔۔۔۔ جو میں نے ہمارے نکاح کے بعد لکھنی شروع کی تھی۔۔۔۔۔ ویسے تو
زندگی میں کبھی نہی لکھی لیکن دیکھا آج یہ بھی کر لیا تمہارے لئے۔۔

اللہ حافظ۔۔۔۔۔

اس نے جلدی سے خطر رکھ کے ڈائری کھولی تو اس کے پہلے پیج پے منیزے کا نام لکھا ہوا تھا بڑا سا۔۔۔۔۔
منیزے راجپوت۔۔۔۔۔ فوراپور۔۔۔۔۔

پھر دوسرے پیج پے لکھا تھا۔۔۔۔۔ یار کاشی سے نکاح تو کر لیا پر مجھے ابھی تک اس سے پیار نہی ہوا۔۔۔۔۔
اس نے دوسرا کھولا تو اس پے بھی لکھا تھا ابھی بھی نہی۔۔۔۔۔ یوں ہی دس صفوں پے یہی لکھا تھا۔۔۔۔۔ ابھی تک
نہی۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

جب کاشی نے گیارواں صفہ کھولا تو لکھی تحریر پڑھ کے کاشان کے دل کو سکوں آیا۔۔۔۔۔

ہاں بھائی آج میں آفیسر منیزے جمیل راجپوت یہ اعتراف کرتی ہوں کے مجھے اس الو آفیسر کاشان سے پیار ہو
گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور باقی میں اپنی فیلنگز اکسپرس نہی کر سکتی۔۔۔۔۔ i am so happy....bcz I

am faal in LOVE with Kaashi ♥♥♥

یہ تحریر اس کی شہادت سے ایک دن پہلے صبح فجر کے وقت لکھی گئی تھی اور پھر بعد میں وہ شام میں اس سے ملی بھی تھی۔۔۔۔۔ کا شان کو یہ پڑھ کے سکون آگیا تھا اور اسے یاد آیا کہ اس دن اسی لئے جب وہ اس سے ملی تھی تو بہت بدلی بدلی لگی تھی اسے۔۔ اور اب اس کی باقی زندگی منیزے کی یادوں کے ساتھ گزرنی تھی۔



سب کی زندگیاں واپس نارمل ہو گئی تھیں۔۔۔۔۔ لیکن منیزے کی کمی آج بھی ان سب کو محسوس ہوتی تھی

سب کی زندگیاں واپس نارمل ہو گئی تھیں۔۔۔۔۔ لیکن منیزے کی کمی آج بھی ان سب کو محسوس ہوتی تھی

۔۔۔۔۔ منیزے اور اس کے ساتھ شہید ہونے والے پائلٹ کو SS CD Senate stanging

cometiee on defence نے اسٹیٹ ایوارڈ کے لئے نام زد کیا تھا انھیں ان کی بہادری پے پاکستان

گورنمنٹ کی طرف سے ملٹری ایوارڈ۔۔۔۔۔ تمنغہ بسالت دیا گیا تھا۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

جب کے منیزے کا ایوارڈ اس کے امی اور بابا دونوں نے مل کے ریسو کیا تھا۔۔۔۔۔ اور ایوارڈ لیتے وقت پہلے منیزے کی امی نے خطاب کیا جس میں انہوں نے کہا کہ انھیں اپنی بیٹی پے فخر ہے اور میرا بیٹا آرمی آفیسر ہے اور میں اسے بھی اس ملک کے لئے قربان کرنے کو تیار ہوں۔۔۔۔۔ اور میں دنیا کی خوش نصیب ماؤں میں سے ہوں جو شہیدوں کی مائیں ہیں۔۔۔۔۔

کیوں کے میں جانتی ہیں شہید کبھی مرتا نہیں اس لئے میں اپنی منیزے سے کہنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔

I am proud of you Munizay my daughter♥♥♥

منیزے نے مجھ سے جاتے وقت کہا تھا کہ امی اگر کبھی میں واپس نا آئی تو سمجھیے گا مجھ سے اس وطن کی مٹی کے تحفظ کی قسم نے جان مانگی ہے اور اس سر زمین نے گود میں لے لیا ہو گا۔۔۔ اور میں اپنا عہد نبھاؤ گی۔۔۔ آج اس نے اپنا عہد نبھا دیا ہے۔۔۔۔۔

اور اب باری تھی منیزے کے بابا کی جو کہ منیزے کے مجرم بھی تھے جنہیں منیزے کبھی اپنا مجرم نہی سمجھتی تھی۔۔۔۔۔ بلکہ خود کو ان کا مجرم سمجھتی تھی۔۔۔۔۔

میں منیزے کا باپ ہوں میں اور کچھ نہی کہنا چاہتا بس اتنا کہنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ منیزے میری صرف بیٹی نہی میرا بیٹا بھی تھی اور میں اس سے اپنے کیے کی معافی مانگتا ہوں۔۔۔۔۔ اور بس یہ کہنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

Munizay I am proud of you my daughter ,my son ,my everything....♥

Baba loves you soo much....

میرا بچا۔۔۔ تمہارے بابا کو تم پے فخر ہے اور ساری زندگی یہ فخر قائم رہے گا۔۔۔

منیزے کے بابا ساتھ ساتھ بول رہے تھے اور ساتھ ساتھ ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔۔۔

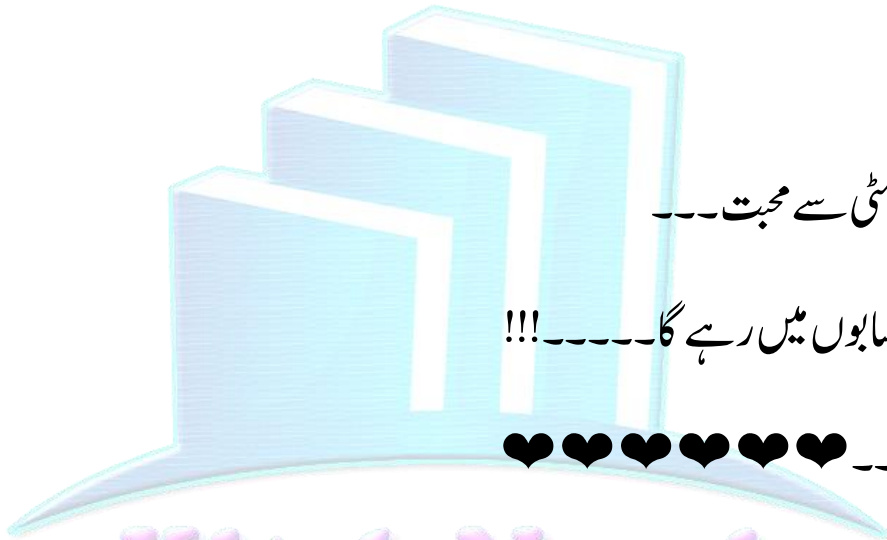
اور ان کے یہ الفاظ سن کے شاہد منیزے کی روح کو بھی سکون مل گیا ہو گا۔۔۔۔۔ اور وہ بھی آسمان سے ایک دفع اپنے بابا کو دیکھ اور سن لے مسکرائی ہو گی۔۔۔۔۔♥

اللہ تمام شہیدوں کے درجات بلند کرے۔۔۔ آمین♥

Zindagi Ke Musafir novel by Munaza Rajput

Posted On Kitab Nagri

منیزے نے صرف اپنے وطن اور اپنے بابا سے بے پناہ پیار اور عشق کا عہد کیا تھا اور شاہد وہ اس دنیا سے جاتے ہوئے بھی اپنا پیار اپنا عہد نبھا گئی تھی۔۔۔۔۔ وہ اپنا عہد وفا نبھا گئی تھی۔۔۔۔۔ اپنے بابا سے بھی اور اس ملک سے بھی۔۔۔۔۔



ہے اگر جرم وطن کی مٹی سے محبت۔۔۔

یہ جرم سادامیرے حسابوں میں رہے گا۔۔۔۔۔!!!

پاکستان زندہ باد۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دل کا دل سے ہوا ہے عہد وفا۔۔۔۔۔

یہ noval میرا پہلا noval ہے اور شاہد آخری بھی ہو۔۔۔ اگر آپ کو میرا کام پسند آیا تو میں دوبارہ بھی لکھ سکتی ہوں۔۔۔۔۔ آپ کو اگر اس میں کچھ پسند نہ آئے یا کوئی غلطی ہو تو معافی چاہتی ہوں۔۔۔۔۔ اور آپ اپنی رائے کا اظہار میرے فیس بک ان باکس میں بھی کر سکتے ہیں۔۔۔

Zindagi Ke Musafir novel by Munaza Rajput

Posted On Kitab Nagri

شکریہ -----

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com